REGISTERED WITH THE REGISTRAR OF NEWSPAPERS FOR INDIA AT NO. R.N 61/57-

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم   نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم   و علی عبدہ المسیح الموعود

POSTEL REGISTRATION NO P/GDP-3

جلد ۳۷   شمارہ ۱۳

وَلَقَدْ نَصَرَكُمُ اللّٰهُ بِبَدْرٍ وَّاَنْتُمْ اَذِلَّةٌ

ہفت روزہ بدر قادیان

شرح چندہ

ایڈیٹر:- خورشید احمد انور

ناشر:- قریشی محمد فضل اللہ

The Weekly "BADR" Qadian-143516

۱۲ شعبان ۱۴۰۸ ہجری | ۳۱ امان ۱۳۶۷ ہش | ۳۱ مارچ ۱۹۸۸ ع

اخبارِ احمدیہ

قادیان ۲۸ امان (مارچ) سیدنا حضرت امیر المؤمنین خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے بارہ میں ہفتہ زیر اشاعت کے دوران کوئی تازہ اطلاع موصول نہیں ہوئی۔ احباب کرام التزام کے ساتھ دعائیں کرتے رہیں کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے ہمارے پیارے آقا کو ہر آن حامی و ناصر ہو۔ اور مقاصد عالیہ میں حضور پرنور کو ہمیشہ فائز المرام عطا فرماتا رہے آمین

● محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب ناظر اعلیٰ و امیر جماعت احمدیہ قادیان جماعتہائے احمدیہ جنوبی ہند کا تبلیغی و تربیتی دورہ بخیر و خوبی مکمل کرنے کے بعد اب شمالی ہند کی بعض جماعتوں کا دورہ فرما رہے ہیں۔ اللہ تعالیٰ سفر و حضر میں آپ کا حامی و ناصر ہو اور بخیر و عافیت مرکز سلسلہ میں واپس لائے۔ آمین محترمہ سیدہ امۃ القدوس صاحبہ صدر لجنہ اماء اللہ مرکزیہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے مورخہ ۳/۲۸ کو واپس قادیان پہنچ چکی ہیں۔ الحمد للہ۔

● مقامی طور پر جملہ درویشان کرام و احباب جماعت بفضلہ تعالیٰ خیر و عافیت سے ہیں۔ الحمد للہ۔

وانی میلم میں جماعتہائے احمدیہ کیرلہ کی کامیاب سالانہ کانفرنس

● محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب کی تشریف آوری ● دو ہزار نمائندگان کی شرکت

● مسجد احمدیہ کا افتتاح ● ۱۸ افراد کی بیعت

رپورٹ مرتبہ مکرم مولوی محمد عمر صاحب مبلغ انچارج مدراس نزیل وانیمبلم ۔

جماعت ہائے احمدیہ کیرلہ کی سالانہ کانفرنس مورخہ ۲۷، ۲۸ فروری کو بفضلہ تعالیٰ پچھلے سالوں کی کانفرنسوں کی نسبت نہایت درجہ کامیابی اور شان و شوکت کیساتھ منعقد ہوئی۔ اور یوں خدا تعالیٰ نے اپنی فعلی شہادت سے اپنوں اور غیروں پر ثابت کر دیا کہ جماعت احمدیہ کا ہر قدم بفضلہ تعالیٰ آگے ہی آگے بڑھ رہا ہے فالحمد للہ علیٰ ذالک

امسال مستورات کو ملا کر کیرلہ کی ۲۲ جماعتوں کے قریباً دو ہزار نمائندگان نے شرکت کی نیز تامل ناڈو اور کرناٹک سے بھی احباب تشریف لائے دونوں عام جلسوں میں غیر احمدی سامعین کی حاضری بھی پچھلے سالوں کی نسبت بہت زیادہ تھی ان سب کے قیام و طعام کا بہترین انتظام کیا گیا تھا۔

محترم ناظر صاحب اعلیٰ کی تشریف آوری:-

امسال کی کانفرنس کو یہ بھی خصوصیت حاصل تھی کہ کئی سالوں کے بعد اس میں شرکت کے لئے محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب ناظر اعلیٰ صدر انجمن احمدیہ قادیان تشریف لائے آنمحترم مورخہ ۲/۲۵ کی شام کو محترم ڈاکٹر منصور احمد صاحب نائب امیر جماعت ہائے احمدیہ کیرلہ کے ہمراہ بنگلور سے پینگاڈی اور وہاں سے براستہ کالی کٹ مورخہ ۲/۲۷ کی صبح وانیمبلم پہنچے جہاں آپ کا شاندار استقبال کیا گیا۔

کانفرنس کی تشہیر اور انتظامات

اس کانفرنس کے بارہ میں کیرلہ کے مشہور اور کثیر الاشاعت اخباروں میں وسیع پیمانہ پر اعلان شائع ہوتا رہا نیز صوبہ بھر میں بڑے بڑے وال پوسٹرز چسپاں کئے گئے۔ اس کے علاوہ وانیمبلم کے اندر اور باہر مختلف مقامات پر بڑے بڑے استقبالیہ گیٹ بنائے گئے جو بہت ہی خوبصورت اور جاذب نظر تھے۔

وانیمبلم کی وسیع و عریض گراؤنڈ کو جلسہ گاہ کے لئے منتخب کیا گیا تھا جسے بہت ہی جاذب نظر گیٹ، خوبصورت جھنڈیوں، ٹیوب لائٹوں اور برقی قمقموں سے آراستہ کیا گیا تھا۔ نیز گیٹ کے قریب ہی دنیا کا ایک بہت بڑا گلوب بنا کر اس پر عالمی سطح پر جماعت احمدیہ کے تبلیغی مراکز کی نشاندہی کی گئی تھی۔

جلسہ گاہ کے قریب ہی ایک خوبصورت بک سٹال بھی لگایا گیا جس میں خدام نے بہت ہی مستعدی سے کام کیا۔ بفضلہ تعالیٰ دو دنوں میں اڑھائی ہزار روپے کے قریب کتب فروخت ہوئیں۔

مجلس شوریٰ

مورخہ ۲/۲۷ کو صبح گیارہ بجے محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب کی زیر صدارت مجلس شوریٰ منعقد ہوئی جس میں سب سے پہلے محترم صدیق امیر علی صاحب امیر جماعت احمدیہ کیرلہ نے محترم صاحبزادہ صاحب کو تمام جماعتوں کی طرف سے خوش آمدید کہا محترم صاحبزادہ صاحب نے محترم امیر صاحب کے (باقی صفحہ ۱۳ پر)

(باقی صفحہ ۱۳ پر)

باقاعدہ اور بانشرح چندہ ادا کرنا زرق و مال میں خیر و برکت کا موجب ہوتا ہے۔

ناظر بیت المال آمد قادیان

میرزا احمد حافظ آبادی ایم اے پرنٹر و پبلشر نے فضل عمر پرنٹنگ پریس قادیان میں چھپوا کر دفتر اخبار بدر قادیان سے شائع کیا۔ پروپرائٹر: نگران بورڈ بدر قادیان

لوکل انجمن احمدیہ کے زیر اہتمام

قادیان میں جلسہ یوم مسیح موعود علیہ السلام کا بابرکت انعقاد

حضور علیہ السلام کے منصب و مقام اور کارہائے نمایاں کا ایمان افروز تذکرہ

رپورٹ مرتبہ مکرم مولوی مظفر احمد صاحب ناصر قادیان

قادیان ۲۳ مارچ۔ آج صبح ۸½ بجے مسجد اقصیٰ میں لوکل انجمن احمدیہ کے زیر اہتمام جلسہ یوم مسیح موعود علیہ السلام کی بابرکت تقریب انتہائی روح پرور ماحول میں منعقد ہوئی جس کی صدارت محترم ملک صلاح الدین صاحب ایم اے قائمقام امیر مقامی نے فرمائی۔ اجلاس کی کاروائی مکرم محمود احمد صاحب مالاباری متعلم مدرسہ احمدیہ کی تلاوت کلام پاک سے شروع ہوئی۔ بعدہ عزیزم عطاء اللہ نصرت صاحب متعلم مدرسہ احمدیہ نے حضرت مسیح موعودؑ کا منظوم کلام ؎

کیوں عجب کرتے ہو گر میں آگیا ہو کر مسیح
خود مسیحائی کا دم بھرتی ہے یہ باد بہار

خوش الحانی سے پڑھ کر سنایا۔ اجلاس کی پہلی تقریر محترم مولوی محمد کریم الدین صاحب شاہد مدرس مدرسہ احمدیہ نے

"قرآن و حدیث اور سابقہ کتب کی روشنی میں آمد و مقام حضرت مسیح موعودؑ"

کے عنوان پر فرمائی موصوف نے فرمایا کہ آنے والے مسیح و مہدی کی خبر تمام مذاہب میں موجود ہے جس سے اس موعود عالم کی عظمت و اہمیت کا اندازہ ہوتا ہے۔ پھر آیت کریمہ ھو الذی ارسل رسولہ بالھدیٰ ... الخ میں مسیح موعود کا مقام و مرتبہ یہ بیان کیا گیا ہے کہ وہ کوئی معمولی آدمی نہیں ہوگا بلکہ رسول بھی ہوگا اور مہدی بھی اسی طرح حدیث شریف میں اس کو حکم و عدل ہونے کا مقام عطا کیا گیا ہے کیونکہ وہ اندرونی و بیرونی اختلافات کو ختم کرے گا خود سیدنا حضرت اقدس مسیح موعودؑ نے اپنی نسبت فرمایا کہ مجھے بغیر امتی کے صرف نبی کا لفظ زیبا نہیں دیتا اور نہ آزاد ہو کر میری کوئی حیثیت ہے بلکہ میں پہلے امتی ہوں پھر بعد میں نبی اور رسول اگر میں آنحضرت کی امت میں سے نہ ہوتا تو کبھی مجھے یہ شرف حاصل نہیں ہوتا۔

دوسری تقریر خاکسار مظفر احمد ناصر کی "حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے تاریخ عظیم کارنامے"

کے عنوان پر ہوئی جس میں خاکسار نے بتایا کہ حضور علیہ السلام کی بعثت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پیشگوئی کے عین مطابق اسلام کے تنزل کے وقت میں ہوئی۔ آپؑ نے سب سے پہلے اسلام کے خدا کو ایک زندہ خدا کی حیثیت میں پیش کیا اور اس باطل عقیدہ کی کہ خدا پہلے بولتا تھا اب نہیں بولتا تردید کرتے ہوئے فرمایا ؎

وہ خدا اب بھی بناتا ہے جسے چاہے کلیم
اب بھی اس سے بولتا ہے جس سے وہ کرتا ہے پیار

آپؑ نے انبیا کرام کی عظمت کو قائم کرنے کے ساتھ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو ایک زندہ نبی اور قرآن مجید کو ایک زندہ کتاب کی حیثیت میں پیش کیا۔ حضرت مسیح کی طبعی وفات ثابت کر کے کسر صلیب کا فریضہ بہترین رنگ میں سرانجام دیا اور وآخرین منھم کی مصداق ایک ایسی مقدس جماعت قائم فرمائی جس کے سر پر خلافت کا تاج، سینے میں عشق محمدی اور دل میں تبلیغ و اشاعت دین کا بے پناہ جذبہ موجزن ہے۔ اس کے بعد مکرم محبوب احمد صاحب امروہی نے سیدنا حضرت مصلح موعودؓ کا منظوم کلام ؎

یار دوست وقت کہ تھی جنگی انتظار

پڑھ کر سنایا۔ بعدہ تیسری اور آخری تقریر محترم مولوی خورشید احمد صاحب انور ایڈیٹر ہفت روزہ بدر و نائب ناظر بیت المال آمد نے

"حضرت مسیح موعودؑ پر مخالفین کے اعتراضات کے جوابات"

کے عنوان پر فرمائی۔ موصوف نے فرمایا تاریخ عالم سے اس بات کی شہادت ملتی ہے کہ جب بھی خدا کا کوئی مرسل و مامور نور ہدایت لیکر دنیا میں آیا فرزندان تاریکی نے اس کا ہمیشہ انکار کیا ہے ٹھیک اسی طرح سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا بھی انکار کیا گیا اور آپ کی ذات اقدس پر طرح طرح کے اعتراضات کئے گئے جو حضور علیہ السلام کے زمرہ انبیاء میں سے ہونے کا ثبوت ہے۔ محترم موصوف نے اپنی تقریر میں سیدنا حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام پر انکار عقیدہ ختم نبوت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے ہمسری افضلیت کا دعویٰ، قرآن حکیم میں معنوی تحریف، جہاد کو موقوف کرنے اور آپ کی عارفانہ شاعری وغیرہ پر کئے جانے والے سراسر بے بنیاد الزامات کی موثر رنگ میں تردید فرمائی اور اپنی تقریر کو مناسب موقعہ حوالہ جات و اشعار سے مزین کیا۔

آخر پر محترم صدر اجلاس نے اپنے خطاب میں فرمایا کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی بعثت کے وقت مسلمانوں پر اس قدر زوال آچکا تھا کہ کوئی یہ گمان بھی نہیں کر سکتا تھا کہ پھر کبھی اسلام کی حالت تبدیل ہوگی۔ لیکن حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے بڑے ہی جرأت مندانہ طریق پر دشمنان اسلام کا دفاع کیا جس کا اعتراف غیروں کو بھی کرنا پڑا اس مختصر اختتامی خطاب کے بعد آپ نے اجتماعی دعا کرائی جس کے ساتھ ہی ٹھیک ½۱۰ بجے یہ بابرکت اجلاس اختتام پذیر ہوا۔ الحمدللہ۔ اس موقعہ پر صدر انجمن احمدیہ کے جملہ ادارہ جات میں حسب طریق سابق تعطیل رہی۔

جلسہ یوم مسیح موعود علیہ السلام زیر انتظام لجنہ اماء اللہ قادیان

مکرمہ بشریٰ صادقہ حلیمہ صاحبہ کی مرتب کردہ رپورٹ کے مطابق اسی روز ٹھیک چار بجے سہ پہر محترمہ صدر صاحبہ لجنہ اماء اللہ قادیان کی زیر صدارت مقامی مستورات کا جلسہ یوم مسیح موعود علیہ السلام نصرت گرلز ہائی سکول میں منعقد ہوا۔ جس میں محترمہ نعیمہ بشریٰ صاحبہ کی تلاوت قرآن کریم کے بعد محترمہ مریم سلطانہ صاحبہ نے سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی نظم ؎

"حمد و ثنا اسی کو جو ذات جاودانی"

خوش الحانی سے پڑھی۔ بعدہ محترمہ صادقہ خاتون صاحبہ صدر لجنہ اماء اللہ نے

"۲۳ مارچ کی اہمیت اور جلسہ یوم مسیح موعودؑ کی غرض و غایت"

محترمہ شاہین اختر صاحبہ نے

"حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور عالم اسلام"

محترمہ امۃ الرحمٰن صاحبہ نے

"سیرت حضرت مسیح موعود علیہ السلام" اور محترمہ امۃ الشافی صاحبہ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے احسانات طبقہ نسواں" پر کے عنوانات پر تقاریر کیں اس دوران محترمہ شاہینہ مرزا صاحبہ اور عزیزہ طیبہ ناہید نے نظمیں پڑھیں۔ بعدہ ممبرات لجنہ کا قرأت البدریہ اور بیت بازی کا مقابلہ ہوا۔ آخر میں محترمہ صدر صاحبہ لجنہ مقامی نے اپنے اختتامی خطاب میں ممبرات کو دس شرائط بیعت کو ذہن نشین کرنے اور ان کے تقاضوں کو پورا کرنے کی طرف موثر رنگ میں توجہ دلائی۔

دعا کے ساتھ جلسہ اختتام پذیر ہوا۔

قادیان دارالامان

دل میں بسی ہوئی ہے وہ بستی مسیح کی　　وابستہ جس کے ساتھ ہے ہستی مسیح کی
آیا ہے اس کا نام گرامی حدیث میں　　شہرت ملی ہے اس کو دوامی حدیث میں
ذرے زمیں کے چاند ستاروں سے بڑھ گئے　　قطرے نجوم سے بھی دھاروں سے بڑھ گئے
ہوتا رہا نزول کلام خدا یہاں　　بندوں کے نام آیا سلام خدا یہاں
اس کا پیام نشر ہوا دور دور تک　　طے مرحلے ہوئے ہیں عدم سے ظہور تک
سوز و گداز دل کے نمونے ملے یہاں　　فرش زمیں سے آن ملا جو فلک کے کنار
ادجھل ہزاروں سال سے تھے جو نگاہ سے　　نکلے وہ سب خزانے محبت کی راہ سے
یوں مومنوں کی گرفت میں جب شہر تھا　　گویا ہر ایک لمحہ فزدل جوش قہر تھا
یہ بستی مسیح کی گہوارۂ اماں　　ہر دل میں ایک گونہ سکینت تھی بے گماں
مجھ کو یہ فخر ہے کہ یہیں پر پلا بڑھا　　جو وقت بھی وہاں پہ گزارا وہ خوب تھا
میں اس سے دور ہوں تو مرا دل ملول ہے　　ہاں ایک بات ہے جو بہت ہی قبول ہے

ملتی رہیں دعائیں مجھے قادیان کی
یعنی مسیح پاک مسیح الزماں کی

نسیم سیفی

خطبہ جمعہ

اوّل طور پر حبل اللہ سے مراد وہ لوگ ہیں جو خدا کی طرف سے پیغام لیکر آتے ہیں

نبوت کے بعد یہ رسی خلافت سے موسوم ہوتی ہے جس کیساتھ مضبوط تعلق قائم کرنا جماعتی زندگی کیلئے انتہائی ضروری ہے

ہمیشہ یاد رکھیں کہ جو بات بھی آپ کو اپنے بھائیوں اور نظام جماعت سے دور لے جانیوالی ہو وہ ہرگز خدا کی آواز نہیں ہو سکتی

از سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرمودہ ۱۳ نبوت (نومبر) ۱۳۶۶ ہش / ۱۹۸۷ء بمقام "بیت الظفر" نیویارک ۔ امریکہ

محترم عبدالحمید غازی صاحب ۱۶ گریسن ہال روڈ لندن کا قلم بند کردہ یہ بصیرت افروز خطبہ جمعہ ادارہ "بدر" کلیۃً اپنی ذمہ داری پر ہدیۂ قارئین کر رہا ہے

(ایڈیٹر)

تشہد و تعوذ اور سورۃ فاتحہ کے بعد حضور پرنور نے سورۃ آل عمران کی مندرجہ ذیل آیات تلاوت فرمائیں :۔

وَاعْتَصِمُوْا بِحَبْلِ اللّٰهِ جَمِیْعًا وَّلَا تَفَرَّقُوْا ۠ وَاذْكُرُوْا نِعْمَتَ اللّٰهِ عَلَیْكُمْ اِذْ كُنْتُمْ اَعْدَآءً فَاَلَّفَ بَیْنَ قُلُوْبِكُمْ فَاَصْبَحْتُمْ بِنِعْمَتِهٖۤ اِخْوَانًا ۚ وَكُنْتُمْ عَلٰى شَفَا حُفْرَةٍ مِّنَ النَّارِ فَاَنْقَذَكُمْ مِّنْهَا ؕ كَذٰلِكَ یُبَیِّنُ اللّٰهُ لَكُمْ اٰیٰتِهٖ لَعَلَّكُمْ تَهْتَدُوْنَ ۝ وَلْتَكُنْ مِّنْكُمْ اُمَّةٌ یَّدْعُوْنَ اِلَى الْخَیْرِ وَیَاْمُرُوْنَ بِالْمَعْرُوْفِ وَیَنْهَوْنَ عَنِ الْمُنْكَرِ ؕ وَاُولٰٓىِٕكَ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ ۝ وَلَا تَكُوْنُوْا كَالَّذِیْنَ تَفَرَّقُوْا وَاخْتَلَفُوْا مِنْۢ بَعْدِ مَا جَآءَهُمُ الْبَیِّنٰتُ ؕ وَاُولٰٓىِٕكَ لَهُمْ عَذَابٌ عَظِیْمٌ ۝

(آل عمران : ۱۰۴ تا ۱۰۶)

اور پھر فرمایا :۔

امریکہ سے روانگی سے پہلے یہ میرا آخری خطبہ ہے جو اس دورے میں، میں یہاں دینے کیلئے کھڑا ہوا ہوں اس دورے کے تجربے کی روشنی میں، جس میں مجھے امریکہ کی بہت سی احمدی جماعتوں کے اکثر ممبران سے ملنے کا موقعہ ملا۔

میں آپ کو بعض نصائح کرنی چاہتا ہوں

اور میں امید رکھتا ہوں کہ انشاء اللہ ان نصیحتوں کو آپ مضبوطی سے پکڑیں گے اور اگر آپ ایسا کریں گے تو میں آپ کو یقین دلاتا ہوں کہ دنیا کی کوئی طاقت آپ کو یا اس پیارے دین کو جس کے ساتھ آپ چپٹے ہوئے ہیں یعنی دین اسلام اس کو کوئی نقصان نہیں پہنچا سکے گی۔

ان نصائح کا خلاصہ جو آج میں آپ کے سامنے رکھنا چاہتا ہوں ان آیات میں موجود ہے جن کی میں نے تلاوت کی ہے اس لئے تفسیری تبصرہ سے پہلے ان آیات کا لفظی ترجمہ آپ کے سامنے پیش کرتا ہوں۔ لفظی نگر با محاورہ۔ یہ ترجمہ تفسیر صغیر سے لیا گیا ہے۔ فرمایا!

"اور تم سب کے سب اللہ کی رسی کو مضبوطی سے پکڑ لو اور پراگندہ مت ہو اور اللہ کا احسان جو اس نے تم پر کیا ہے یاد کرو کہ جب تم ایک دوسرے کے دشمن تھے۔ اس نے تمہارے دلوں میں محبت پیدا کر دی جس کے نتیجے میں تم اس کے احسان سے بھائی بھائی بن گئے اور تم آگ کے ایک گڑھے کے کنارے پر تھے مگر اس نے تمہیں اس سے بچالیا۔ اسی طرح اللہ تعالیٰ تمہارے لئے اپنی آیات کو بیان فرماتا ہے تاکہ تم ہدایت پاؤ۔ اور تم میں سے ایک ایسی جماعت ہونی چاہیئے جس کا کام صرف یہ ہو کہ وہ لوگوں کو نیکی کی طرف بلائے اور نیک باتوں کی تعلیم دے اور بدی سے روکے اور یہی لوگ ہیں جو کامیاب ہونے والے ہیں اور تم ان لوگوں کی طرح نہ بنو جو کھلے کھلے نشانات آچکنے کے بعد پھر پراگندہ ہو گئے اور انہوں نے باہم اختلاف پیدا کر لیا اور انہی لوگوں کے لئے اس دن بڑا عذاب مقدر ہے۔

ان پاکیزہ نصائح کی روشنی میں جو قرآن کریم کے الفاظ ہیں آج میں نے آپ کے سامنے پیش کی ہیں میں ان میں سے بعض نصائح کو زیادہ کھول کر اور اپنے تجربہ کی روشنی میں بعض پہلوؤں سے اجاگر کر کے آج آپ کے سامنے رکھنا چاہتا ہوں۔

پہلی نصیحت یہ فرمائی گئی ہے کہ .... اللہ کی رسی کو سب کے سب مضبوطی سے پکڑ لو۔

حبل اللہ سے کیا مراد ہے ؟

اس کے متعلق بارہا جماعت کے علماء کی طرف سے اور اس سے پہلے خود حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام اور آپ کے خلفاء کی طرف سے جماعت کے سامنے یہ بات کھولی گئی ہے کہ حبل اللہ سے مراد وہ لوگ ہیں جو خدا کی طرف سے پیغام لیکر آتے ہیں اور اوّل طور پر حبل اللہ سے مراد اللہ کے نبی اور اللہ کے پیغمبر ہیں۔ وہی وہ رسی ہے جس کو مضبوطی سے اجتماعی طور پر ان آیات میں نصیحت فرمائی گئی ہے۔ نبوت کے بعد یہ رسی خلافت کے نام سے موسوم ہوتی ہے اور اسی پہلو سے خلفاء کے ساتھ مضبوطی سے اپنا تعلق قائم کرنا جماعتی زندگی کے لئے انتہائی ضروری ہے۔ اور اس تعلق میں بیچ میں کوئی اور واسطہ بیان نہیں فرمایا گیا اور اس تعلق میں واقعۃً عملی زندگی میں بھی کوئی واسطہ ہمیں دکھائی نہیں دیتا۔ خلیفہ وقت اور احمدی مسلمان ان کے درمیان ایک ایسا تعلق ہے جس میں کوئی نظام جماعت اور کوئی نظام جماعت کا نمائندہ

"درحقیقت خوش اور مبارک زندگی
وہی زندگی ہے جو الٰہی دین کی خدمت اور اشاعت میں بسر ہو"
(آئینہ کمالات اسلام صـ ۲۵)
پیشکش :۔ گلوب ربر مینوفیکچرس ۲ بے راجندرا سرنی کلکتہ ۷۰۰۰۷۳
فون :۔ 27-0441
گرام :۔ GLOBEXPORT

حائل نہیں ہوتا۔ اور یہی وہ تعلق ہے جو سب سے پہلے نبی اور اپنے متبعین کے درمیان قائم فرماتا ہے۔ اور اسی تعلق کو جاری رکھنے کے لئے

نظامِ خلافت

ہے۔ یہ ایک روحانی تعلق ہے۔ اگر اس بلاواسطہ تعلق کی نسبت سے آپ اس مضمون کو سمجھیں گے اور اس تعلق کی حفاظت کریں گے تو آپ بہت سے خطرات اور خدشات سے محفوظ رہیں گے۔ بالعموم جماعت میں رخنہ ڈالنے کی کوششیں کی جاتی ہیں۔ اُن میں خلیفۂ وقت کو پہلے سامنے نہیں رکھا جاتا بلکہ خلیفۂ وقت کے نمائندوں پر پہلے حملہ کیا جاتا ہے۔ خلیفۂ وقت کے نمائندوں کو اپنے تحریری CRITICISM یا الزامات کا نشانہ بنایا جاتا ہے اور یہ ظاہر کیا جاتا ہے کہ ہمارا خلیفۂ وقت سے تو تعلق ہے یہ لوگ جو بیچ میں حائل ہیں انہوں نے صحیح نمائندگی نہیں کی۔ ان کا کردار ایسا نہیں کہ ان کے ہوتے ہوئے نظامِ جماعت سے وفا کی جا سکے۔ چنانچہ اکثر فتنوں کا آغاز اسی طریق پر ہوا ہے۔ قرآن کریم یہ مضمون بیان فرمارہا ہے کہ تمہارا بنیادوں سے تعلق ہے اور جن کا بنیادوں سے تعلق ہو شاخوں کے خراب ہونے سے وہ تعلق ٹوٹ نہیں جایا کرتا۔ اس لئے جڑوں سے اپنا تعلق مضبوط کرو۔

نبوت، سب سے پہلے ہے جس کا تعلق نبوت کے ساتھ مضبوط ہے اُس کو کوئی خطرہ نہیں۔ نبوت کے بعد جو خلافت نبوت کی نمائندگی کررہی ہے اگر کسی کا براہِ راست اُس خلافت سے تعلق ہے تو اُس کو کوئی خطرہ نہیں ہے۔ اور یہی وہ بنیادی نصیحت ہے جو اس آیت میں فرمائی گئی۔ اور امر واقعہ یہ ہے کہ اُس سے بھی آگے ہماری سوچ کو خدا تعالیٰ کی طرف منتقل فرمادیا گیا۔ جب یہ کہا گیا کہ حبل اللہ کو پکڑو۔ حبل اپنی ذات میں کوئی بھی حیثیت نہیں رکھتی۔ حبل یعنی رسی کسی جگہ باندھی جاتی ہے اور جس چیز سے وہ رسی باندھی گئی ہے اُس چیز نے اُس رسی میں کچھ صفات پیدا کرنی ہیں۔ حبل اللہ کہہ کر

نبوت سے انسانوں کے تعلق کا فلسفہ

بیان فرمادیا گیا۔ یہ فرمایا گیا کہ حقیقت میں اللہ ہی ہے جس کا تعلق نبوت سے اللہ کے واسطے سے ہے اس کے اس تعلق کو بھی کوئی خطرہ نہیں ہے۔ جس کو خدا سے نبوت کی وجہ سے تعلق ہے وہ ہمیشہ خطرے میں رہے گا اس لئے اگر نبوت سے اپنا تعلق جوڑنا ہے تو اللہ کے تعلق کو فوقیت دو اور اللہ کے تعلق کے نتیجے میں نبوت سے محبت کرو۔ اور یہی مضمون پھر آگے خلافت میں جاری ہوگا اور خلافت کے نمائندوں میں جاری ہوگا۔ ایک مسلمان بزرگ ہیں جن کے بارہ میں آج کے زمانے میں فتویٰ لگانے کی جرأت نہیں۔ لیکن اُس عظیم بزرگ نے ایک ایسا شعر کہا جس شعر کے متعلق اس زمانے کے بہت سے علماء نے کفر کا اتہام لگایا اور یہ کہا کہ یہ شعر کہنے والا سچا مومن نہیں ہوسکتا بظاہر اس شعر میں ایک نہایت ہی خطرناک بات کی گئی ہے جس سے یوں معلوم ہوتا ہے کہ نبوت کی گستاخی ہو رہی ہے۔ وہ شعر یہ ہے:

من چہ پروائے مصطفیٰ دارم
پنجہ در پنجہ خدا دارم

کہ میرا پنجہ خدا کے پنجے میں ہے۔ میرا ہاتھ خدا کے ہاتھ میں ہے۔ مجھے مصطفیٰ کی کیا پرواہ ہے۔ یہ ظاہری طور پر ایک انتہائی شدید گستاخی ہے حضرت اقدس محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی۔ کیونکہ ظاہری معنے یہ نظر آتے ہیں کہ کہنے والا یہ کہتا ہے کہ میرا براہِ راست خدا سے تعلق ہے۔ محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم سے ہو یا نہ ہو اس سے کوئی فرق نہیں پڑتا۔ حالانکہ یہ مضمون نہیں ہے۔ وہ ایک بہت ہی بڑے عارف باللہ تھے۔ وہ یہ بتانا چاہتے تھے کہ وہ شخص جس کا خدا سے تعلق مضبوط ہو، محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کا تعلق لازماً ہوگا۔ اور پھر اس تعلق کو کوئی خطرہ نہیں۔ جس کو محمدؐ سے تعلق ہے اور اس کی وجہ سے خدا سے محبت کرتا ہے اس کا محمدؐ کا تعلق بھی خطرے میں ہے۔ کیونکہ وہ ایک انسان تھے۔ اور ان کی عظمت رسالت میں تھی، نمائندگی میں تھی اس لئے پنجہ در پنجہ خدا دارم ۔۔۔ کا مطلب یہ ہے کہ میرا ہر تعلق اللہ کے واسطے سے ہے اس پہلو سے مجھے اور کوئی پرواہ نہیں رہی کہ میرے باقی تعلق کس نوعیت کے ہوں گے۔ اگر میں خدا سے سچی محبت کرتا ہوں اور اگر میرا تعلق خدا سے مضبوط ہے تو لازمی نتیجہ اس کا یہ ہوگا کہ میرا محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم سے بھی تعلق مضبوط ہوگا۔

یہی وہ مضمون ہے جو قرآن کریم کی اس آیت میں حبل اللہ کے الفاظ میں بیان فرمایا گیا اللہ کی رسی کہہ کر رسالت کو عظمت دے دی گئی ہے۔ فی ذاتہٖ رسالت کی کوئی عظمت نہیں اور اگر حقیقتاً

رسالت کی نمائندہ خلافت ہے

تو خلافت کو اس رسالت کی نسبت سے عظمت ہے ورنہ فی الحقیقت خلافت تو ایک نمائندگی کا نام ہے۔ یہ نمائندگی غیراللہ کی بھی ہوسکتی ہے۔ ادنیٰ کی بھی ہوسکتی ہے۔ اعلیٰ کی بھی ہوسکتی ہے۔ تو حبل اللہ کے مضمون کو ضرور یاد رکھیں کیونکہ امر واقعہ یہ ہے کہ میں نے اپنی زندگی کے تجربے میں دو قسم کے لوگ دیکھے ہیں۔ کچھ وہ جو خلیفۂ وقت کو خوش کرنا چاہتے ہیں اور اُس کا مزاج معلوم کرکے ایسی باتیں کرنے کی کوشش کرتے ہیں کہ خلیفۂ وقت خوش ہو ایسے لوگ اکثر خلیفۂ وقت کو خوش کرنے میں ناکام رہتے ہیں۔ خصوصاً حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ کے عظیم دور میں میں نے بڑے قریب سے بڑی باریک نظر سے اس تعلق کا مطالعہ کیا اور میں نے معلوم کیا کہ بہت سے جماعت کے ایسے عہدیداران ہیں جو خلیفۂ وقت کا مزاج پڑھنے کی کوشش کرتے ہیں اور اُس کو خوش کرنے کی کوشش کرتے ہیں۔ کچھ اس کے برعکس اور یہ لوگ بھاری اکثریت میں تھے، جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے تربیت یافتہ تھے۔ خدا کو خوش کرنے کی نیت سے خلیفۂ وقت کی اطاعت کرتے تھے ان کا مقصد اس بات پر منحصر ہوتا تھا کہ میرے خلیفہ سے اس تعلق میں میرا خدا راضی ہوگا کہ نہیں ہوگا۔ اور ہمیشہ ان کے فیصلے درست ہوا کرتے تھے۔ انہوں نے کبھی بھی خلیفۂ وقت کی ناراضگی مول نہیں لی۔ کیونکہ وہ حبل اللہ کے معنے جانتے تھے۔ وہ جانتے تھے کہ سارے مضامین اللہ کی ذات سے شروع ہوتے ہیں۔ جس کا تعلق اللہ سے مضبوط ہوگا اس کے ہر فیصلے اسی نسبت سے مضبوط ہوں گے، درست ہوں گے۔ چنانچہ حضرت اقدس محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک موقعے پر مومن کی یہ تعریف فرمائی کہ مومن کی فراست سے ڈرو۔ کیونکہ مومن خدا کی آنکھ سے دیکھتا ہے۔ یہی وہ مضمون ہے جس کا سمجھنا جماعت کے لئے آج پہلے سے بھی زیادہ ضروری ہے۔ کیونکہ

آج جماعت ایسے دور میں داخل ہورہی ہے

جس کو مختلف سمتوں سے کئی قسم کے خطرات درپیش ہیں اور سب سے پہلے آپ کے ایمان پر حملہ ہوگا۔ اگر ایمان کو نقصان پہنچا اور حبل اللہ پر سے آپ کا ہاتھ ڈھیلا پڑ گیا تو پھر باقی کچھ نہیں رہے گا۔

اس لئے حبل اللہ کے مضمون کو خوب اچھی طرح سے سمجھ لینا نہایت ضروری ہے۔ ہر احمدی کا تعلق حضرت اقدس محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم سے ہو۔ یا آپ کے خلفاء سے۔ یا حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام سے یا آپ کے خلفاء سے۔ اس کی بنیاد اللہ کے تعلق پر ہے۔ اگر اس کی بنیاد اللہ کے تعلق پر نہیں ہے تو یہ تعلق مصنوعی اور جعلی اور بے معنی ہے۔ اگر اللہ کی محبت یہ تعلق پیدا کرتی ہے اور اللہ کی محبت جتنا بڑھتی ہے اتنا ہی حضرت

"میں تیری تبلیغ کو زمین کے کناروں تک پہنچاؤں گا"
(الہام سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام)

پیشکش:۔ عبدالرحیم و عبدالرؤف مالکان حمید ساڑی ہاؤس صالح پور۔ کٹک (اڑیسہ)

محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم سے تعلق بڑھتا چلا جا رہا ہے تو پھر یقیناً جانیں کہ ایسے شخص کو پھر کسی قسم کا خطرہ درپیش نہیں۔ نہ اس دنیا میں، نہ اُس دنیا میں اور یہ تعلق والے، ہر فتنے سے محفوظ رہتے ہیں۔ جب بھی کوئی ایسی بات کی جاتی ہے جس سے ان کے نزدیک اُن کا خدا ناراض ہو سکتا ہے، وہ جانتے ہیں کہ ایسی بات شیطان کی طرف سے آئی ہے جب بھی کوئی ایسی بات کی جاتی ہے جو

خدا تعالیٰ کی واضح ہدایات کے منافی

نتیجے پیدا کرنے والی ہو، خواہ وہ کیسا ہی بھیس بدل کر بات کی گئی ہو۔ اللہ سے تعلق والے جانتے ہیں کہ یہ بات جھوٹی اور شیطان کی طرف سے ہے اس لئے ایسی جماعت میں جو اللہ کی رسّی پر ہاتھ ڈال لے اور اس تعلق کو مضبوط کر لے کسی قسم کا کوئی رخنہ پیدا نہیں کیا جا سکتا۔

فرمایا: وَاذْكُرُوا نِعْمَتَ اللّٰهِ عَلَيْكُمْ إِذْ كُنتُمْ أَعْدَاءً فَأَلَّفَ بَيْنَ قُلُوبِكُمْ فَأَصْبَحْتُم بِنِعْمَتِهِ إِخْوَانًا (آل عمران ۳:۱۰۴)

یاد کرو اس وقت کو کہ جب خدا نے تم پر ایک عظیم الشان نعمت نازل فرمائی تم ایک دوسرے کے دشمن تھے۔ تمہارے دلوں کو آپس میں باندھ دیا اور اللہ کی نعمت کے نتیجے میں تم بھائی بھائی بن گئے۔

اس مضمون کو ایک اور رنگ میں بھی قرآن کریم نے بیان فرمایا ہے۔ کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو مخاطب کرتے ہوئے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ تو اگر چاہتا کہ مومنوں کے دلوں کو باندھ دے تو ایسا نہیں کر سکتا تھا۔

لَوْ أَنفَقْتَ مَا فِي الْأَرْضِ جَمِيعًا مَّا أَلَّفْتَ بَيْنَ قُلُوبِهِمْ وَلَٰكِنَّ اللّٰهَ أَلَّفَ بَيْنَهُمْ (انفال ۸:۶۴)

اگر تو وہ سب کا سب خرچ کر دیتا جو زمین میں ہے، تب بھی تو مومنوں کے دلوں کو نہیں باندھ سکتا تھا۔ اللہ ہی ہے جس نے ان کے دلوں کو باندھا ہے۔

بظاہر تو یہ بات عجیب لگتی ہے کہ حضرت اقدس محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی صفات کے منافی بات کی جا رہی ہے۔ ہم تو یہ سمجھتے تھے کہ آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کے اندر بے انتہا محبت پیدا کرنے کی طاقت موجود ہے اور آپ کی اس طاقت کے نتیجے میں مومن ایک دوسرے کے ساتھ باندھے گئے لیکن یہ آیت بظاہر اس کے برعکس بات پیش کر رہی ہے۔ کہ تجھے نہ صرف یہ کہ ان کو اکٹھا کرنے کی طاقت نہیں تو دنیا کی تمام دولتیں بھی ان پر خرچ کر دیتا تب بھی تو ان کو اکٹھا نہ کر سکتا۔ اور پھر یہ کہ اللہ ہی ہے جس نے ان کے دلوں کو باندھا ہے۔ دراصل آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کے عشاق کو

ایک عظیم الشان خراج تحسین

پیش کیا گیا (جیسا کہ محاورۃً کہا جاتا ہے) مراد یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کی جماعت کی عظیم الشان تعریف فرمائی ہے کہ ان کا تعلق اللہ کے واسطے سے ہے۔ اللہ کی محبت کے نتیجے میں اکٹھے ہوئے ہیں۔ دنیا کے لالچ کے نتیجے میں اکٹھے نہیں ہوئے

جو کچھ زمین میں ہے تو خرچ کر دیتا — سے یہ مراد ہے کہ یہ بندے جو تیرے گرد اکٹھے

ہوئے ہیں، یہ خالصۃً اللہ کی محبت میں اکٹھے ہوئے ہیں۔ ان کو دنیا کے مال و دولت کی کچھ بھی پرواہ نہیں۔ اس لئے اگر تو ساری دنیا کے خزانے بھی ان پر لٹا دیتا تو کبھی یہ اس طرح اکٹھے نہیں ہو سکتے تھے۔ چونکہ اللہ سے محبت کرنے والے، خدا کے غلام ہیں اس لئے خدا کی خاطر تیرے اردگرد اکٹھے ہو گئے ہیں

اس سے ایک منفی مضمون بھی پیدا ہوتا ہے وہ یہ ہے کہ محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم بھی خدا کے ان عشاق کو کسی طرح دنیا کی دولت کے ذریعے خرید نہیں سکتے تھے تو غیر اللہ کو کیا طاقت ہے۔ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے کسی دشمن کو کیا طاقت ہے کہ وہ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے غلاموں کو دنیا کے لالچ سے خرید لے... یہ تعریف بہت ہی عظیم الشان ہے۔ اس سے بڑھ کر کسی نبی اور اس کی جماعت کی ایسی تعریف نہیں فرمائی گئی۔ دنیا کی کتابوں کا مطالعہ کر کے دیکھ لیجئے۔ حیرت انگیز تعریف کا کلام ہے کہ دیکھو حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سارے غلام اللہ کی محبت کے نتیجے میں اس کے گرد اکٹھے ہوئے ہیں۔ اس لئے دنیا کی کسی طاقت کے لئے ناممکن ہے کہ وہ ان کی محبت پر ہاتھ ڈال سکے۔ ان کے تعلق کو توڑ سکے ان کے بھائی چارے کی محبت جو ایک دوسرے کو باندھے ہوئے ہے اس پر کسی قسم کا حملہ کر سکے۔ فرمایا وَكُنتُمْ عَلَىٰ شَفَا حُفْرَةٍ مِّنَ النَّارِ

فَأَنقَذَكُم مِّنْهَا (آل عمران ۳:۱۰۴)

اس مضمون کے سوا جو کچھ بھی ہے وہ آگ ہی آگ

ہے۔ فرمایا۔ خدا کی محبت کے نتیجے میں اگر تم اکٹھے ہو جاتے ہو بھائی بھائی بن جاتے ہو تو تم ہر خطرے سے محفوظ ہو جاتے ہو۔ اس کے سوا آگ ہی آگ ہے اور اس کے سوا جتنے بھی تعلق ہیں وہ آگ کی طرف لے جانے والے ہیں۔ پس یہ مضمون ہے جو فرمایا۔ وَكُنتُمْ عَلَىٰ شَفَا حُفْرَةٍ مِّنَ النَّارِ فَأَنقَذَكُم مِّنْهَا... تم تو آگ کے کنارے پر کھڑے تھے۔ کہیں تم دنیا کی لالچ میں خرید ے جا رہے تھے تمہیں ... سے کیا جا رہا تھا۔ کہیں دنیا کی محبت کے ذریعے تم خریدے جا رہے تھے، ان نفس کے شہوانی جذبات کے ذریعے تم خریدے جا رہے تھے جتنے بھی تمہارے تعلق اللہ کے سوا تعلق تھے۔ وہ تو تمہیں آگ میں لے جانے والے تھے۔ دیکھو خدا نے تم پر کتنا احسان فرمایا کہ سب سے پاکیزہ تعلق کے رشتے میں تمہیں باندھ دیا اور ہر دوسرے خطرے سے محفوظ فرما دیا کَذٰلِكَ يُبَيِّنُ اللّٰهُ لَكُمْ آيَاتِهِ لَعَلَّكُمْ تَهْتَدُونَ... دیکھو اس طرح ہم اپنا تمہارے سامنے نشان مضامین کو کھول کھول کے بیان فرماتا ہے۔ تاکہ تم ہدایت پاؤ۔

کتنے عظیم الشان مضامین ہیں جو اس آیت کے کوزے میں بند ہیں اور خدا تعالیٰ فرماتا ہے کہ دیکھو میری شان، یہ ہے میرا تم سے تعلق، کس طرح میں تمہیں بچاتا ہوں اور پھر اس طرح تمہیں زندگی کے فلسفے سے آگاہ کرتا ہوں۔ تاکہ تم ہدایت پاؤ۔ اتنے عظیم الشان مضامین کے سننے اور سمجھنے کے بعد اگر کوئی قوم پھر بھی آنکھیں بند کرے اور آگ کی طرف بڑھے تو اس سے زیادہ بدقسمت قوم اور کوئی نہیں ہو سکتی جس قوم میں یہ صفات پیدا ہو جائیں کہ اللہ کے تعلق کے نتیجے میں ان کے سارے تعلق قائم ہوں اور پھر اس تعلق کی عظمت اُن کے دل میں قائم ہو جائے جو اللہ کے تعلق کے نتیجے میں قائم ہوا ہے۔ اُن کی حمیت، ان کی غیرت، برداشت نہ کر سکے کہ کسی کی زبان یا کسی کا ہاتھ اس شخص پر دراز ہو جس سے وہ خدا کی خاطر محبت کرتا ہے ایسی جماعت کو کون منتشر کر سکتا ہے۔ ناممکن ہے کہ اس جماعت کا شیرازہ کوئی بکھیر سکے۔ اور ایسی جماعت کے اندر ایک ایسی عظیم الشان مقناطیسی طاقت پیدا ہو جاتی ہے کہ وہ دوسروں کو ہدایت کی طرف بلانے کا اہل بن جاتی ہے۔

دعوت الی اللہ کا اس مضمون سے بڑا گہرا تعلق ہے

برائیوں کو دور کرنے کے لئے جو آپ نصیحت کرتے ہیں اُس کا اس مضمون سے بڑا گہرا تعلق ہے۔ جب تک آپ کے اندر یہ بنیادی صفات پیدا نہ ہو جائیں کہ آپ خدا کے ہو جائیں اور خدا کے ہونے کے نتیجے میں آپ کے تعلق استوار ہوں اس وقت تک آپ کی نصیحت میں وزن پیدا نہیں ہو گا، طاقت پیدا نہیں ہو گی زبان کی بات، تو ہو گی لیکن دلوں کو تبدیل کرنے کی کوئی طاقت، کوئی اہلیت نہیں ہو گی۔ اسی لئے ایک ہی مختلف لوگ کہتے ہیں تو مختلف اثر پڑتے ہیں۔ اتنا فرق ہے کہ حضرت خلیفۃ المسیح اوّل رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ آپ کے متعلق روایت آتی ہے کہ ایک دوست اپنے کسی غیر احمدی دوست کو قادیان لے کر آئے اور انہوں نے سوچا کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے بعد یہ ہیں سب سے عالم، سب سے متقی بزرگ حضرت حکیم نورالدین ہیں میں ان کو ان کے پاس لے کے جاتا ہوں انہوں نے نصیحت کی، سمجھایا اور اس برائی کے خلاف وہ سارے مضامین بیان فرما دیئے جن کا اس برائی سے تعلق ہے اور اس کے باوجود اُن کے دل پر کوئی اثر نہ پڑا۔ اور وہ اسی طرح کورے کے کورے واپس آ گئے۔ واپس جانے سے پہلے ان کو خیال آیا نہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے پاس لمبا وقت تو نہیں ہو گا۔ محض ملاقات کروا دوں چنانچہ وہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی خدمت میں ملاقات کی نیت سے حاضر ہوئے۔ آپ نے صرف چند فقرے نصیحت کے فرمائے اور باہر نکل کر اس شخص نے کہا کہ میری زندگی پر ایک انقلاب آ چکا ہے۔ وہ ساری برائیاں جو پہلے میرے دل میں تھیں، دُھل گئی ہیں۔ حالانکہ براہ راست ان برائیوں کے خلاف کوئی بھی نصیحت نہیں فرمائی تھی، چند کلمات تھے۔ پس اگر خلیفہ بننے والا جس کے اندر خدا نے اہلیت دیکھی تھی، اس میں اور ان خلفاء میں بھی ایک خاص شان رکھنے والے بزرگ کا اپنے وقت میں

اپنے اس امام کے ساتھ یہ نسبت ہے تو باقی آپ سوچ سکتے ہیں کہ درجہ بدرجہ یہ نسبتیں کتنی دراز ہوجاتی ہیں اور کتنے مختلف درجات میں تقسیم ہوجاتی ہیں۔ حقیقت یہ ہے کہ

نصیحت میں وزن تعلق باللہ سے پیدا ہوتا ہے

اور تعلق باللہ کے نتیجے میں جو نصیحت اثر کرتی ہے اس کا دلائل سے کوئی بھی تعلق نہیں ہوتا۔ اپنی ذات میں حیرت انگیز انقلابی طاقتیں پیدا ہوجاتی ہیں ایسے شخص میں جس کا اللہ سے تعلق ہو۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے وصال کے بعد ایک لکھنے والے نے جب آپ کے متعلق لکھا تو یہ لفظ استعمال کئے کہ

"اُس کی انگلیوں کے ساتھ انقلاب کے تار اُلجھے ہوئے تھے"

اُس نے دور کی نظر سے دیکھا کہ اس شخص میں انقلابی کیفیات ہیں۔ وہ یہ نہیں جان سکا کہ وہ انقلابی طاقتیں کیوں پیدا ہوئیں لیکن قرآن کریم نے اس مضمون کو کھولا ہے اور یہ فرمایا ہے کہ اللہ سے تعلق کے نتیجے میں تمام انقلابی طاقتیں پیدا ہوتی ہیں چنانچہ فرمایا کہ یہ وہ جماعت ہے جو تعلق باللہ پر قائم ہوا ان میں سے ایسے لوگ پیدا ہوا کرتے ہیں اور ایسے لوگ پیدا ہونے چاہئیں یدعون الی الخیر ویأمرون بالمعروف... وہ بھلائی کی طرف لوگوں کو بلانا شروع کریں اور نیک کاموں کی ہدایت کرنا شروع کریں کسی دلیل کا ذکر نہیں ہے۔ کسی استدلال کی بات نہیں ہورہی۔ ان کی ایک ہی صفت بیان ہوئی ہے کہ اُن کے سارے تعلق اللہ کی محبت پر قائم ہیں اور معاً بعد فرمایا کہ ایسے لوگ اس بات کے اہل ہوگئے ہیں کہ وہ لوگوں کو نیکی کی طرف بلائیں اور نیک بات کی نصیحت کریں۔ چنانچہ اُن کا محض نصیحت کرنا ہی اپنے اندر ایک غیر معمولی وزن رکھتا ہے۔ اس معاشرے میں جس میں آپ زندگی بسر کر رہے ہیں۔ اس پہلو سے بھی یہ آیت ایک غیر معمولی مقام رکھتی ہے اور اس آیت کے اتباع کے نتیجے میں

آپ ہزارہا خطرات سے بچ سکتے ہیں

یہاں تو قدم قدم پر صرف مومنوں کے لئے نہیں، بلکہ غیر مومنوں کے لئے بھی خطرات ہیں اور اُن لوگوں کے لئے بھی خطرات ہیں جن کا یہ معاشرہ ہے۔ اور اتنے زیادہ خطرات ہیں کہ آپ اُن کو شمار نہیں کر سکتے۔ ہر قدم پر روحانی زندگی کے لئے اس ملک میں ایک چیلنج ہے اور آپ نے صرف اپنی زندگی نہیں بچانی بلکہ عزیزوں کی زندگی بچانی ہے۔ عزیزوں کو ان خطرات سے محفوظ کرنا ہے۔ دلائل کے ذریعے آپ ایسا نہیں کر سکیں گے۔ تعلق باللہ کو مضبوط کریں اور اُس تعلق باللہ کے نتیجے میں خود ایک ہوں، خود ایک دوسرے سے محبت پیدا کریں۔ اُس تعلق باللہ کے اظہار کے طور پر آپ ایک ہوجائیں اور خود بخود ایک طبعی قانون کے طور پر آپ کے دل ایک دوسرے کے ساتھ باندھے جائیں تب آپ میں وہ عظمت پیدا ہوگی جس کے نتیجے میں آپ کی نصیحتوں میں عظمت پیدا ہوجائے گی آپ کے کلام میں ایک وزن پیدا ہوگا۔ ایک ایسی قوت ہوگی کہ دوسرا اُس کا انکار نہیں کر سکتا غالب نے اس مضمون کو سمجھے بغیر ایک موقعے پر یہ کہا ہے

میں بلاتا تو ہوں اُن کو مگر اے جذبۂ دل
ان پر بن جائے کچھ ایسی کہ بن آئے نہ بنے

میں بلاتا تو ہوں لیکن باتوں سے نہیں وہ آنے والے۔ باتوں سے مانتے والے موجود نہیں ہیں۔ ہاں دل کے قصے ہیں۔ اگر دل پر کچھ بن جائے اور خدا کرے کہ ایسے بن جائے اور خدا کرے کہ ایسے بن جائے کہ آئے بغیر ان کے لئے چارہ نہ رہے۔ قرآن کریم نے یہ مضمون حل فرما دیا ہے۔ فرمایا ہے

تم اپنے دل کو خدا کی آماجگاہ بنالو

اپنے دلوں کو خدا کی تخت گاہ بنالو۔ تو دیکھو گے کہ غیروں کے لئے آئے بغیر چارہ نہیں رہے گا۔ تم بلاؤ گے تو اُن کے لئے اس کے سوا کوئی رستہ نہیں ہوگا کہ تمہاری آواز پر لبیک کہتے ہوئے دوڑتے ہوئے تمہاری طرف چلے آئیں۔ ان معنوں میں حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کا براہ راست دخل تھا۔ وہ آیت جو میں نے آپ کے سامنے پڑھ کر سنائی تھی اُس کا یہ مطلب نہیں ہے کہ مومنوں کو اکٹھا کرنے میں تم نے کچھ نہیں کیا۔ وہ تو ایک بہت ہی گہرا اور بہت ہی عظیم مضمون ہے جو بیان فرمایا گیا ہے۔ لیکن چونکہ حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کا دل خدا کی تخت گاہ بن چکا تھا، اس لئے آپ کے بلانے میں ایک غیر معمولی طاقت پیدا ہوگئی تھی۔ اور آپ کی آواز میں ایک ایسی عظمت تھی ایسی کشش تھی کہ اللہ کی محبت کی خاطر لوگ کھچے چلے آتے تھے۔

پس یہ مضمون اور وہ مضمون ایک دوسرے سے متضاد اور متصادم نہیں ہیں۔ مراد یہ ہے کہ تو نے اس دل کے ساتھ ان کو بلایا جو خدا کی محبت کی آماجگاہ تھا۔ اور خدا کی محبت کے نتیجے میں یہ لوگ چلے آئے۔ ان معنوں میں خدا کی محبت ہی ہے جس نے ان کے دلوں کو باندھا ہے اور اس کے سوا اور کوئی طاقت نہیں

پھر فرمایا۔ وَینھون عن المنکر... کہ وہ صرف نیکیوں کی طرف نہیں بلاتے بلکہ برائیوں سے روکتے بھی ہیں۔ اور یہ اس مضمون کا کسی شخص کے مسلمان ہونے سے تعلق نہیں ہے۔ تمام معاشرے کا، ایک مسلمان پر جو حق ہے وہ بیان فرمایا گیا ہے۔ اس لئے آپ کو اپنے گردوپیش کو برائی سے بچانے کی کوشش کرنی چاہئے اور اپنے ماحول کو نیکی کی طرف بلانا چاہیئے اور نیک نصیحت اور جذبے کے ساتھ ایسا کرنا چاہیئے۔ اگر آپ اس طرح کام شروع کریں گے تو لازماً لوگ آپ کی آواز پر لبیک کہیں گے۔ اگر دلائل کے رستے اور منطق کی دقیق راہوں سے آپ دنیا کو اپنی طرف بلانے کی کوشش کریں گے تو اوّل تو ہر کس و ناکس کے بس کی بات نہیں کہ وہ دلیل کو عمدگی سے پیش کر سکے اور دوسرے

محض دلیل کے ذریعے معاشرے تبدیل نہیں ہوا کرتے

لوگ سمجھتے بھی ہیں کہ ایک چیز بری ہے مگر اُسے چھوڑنے کی طاقت نہیں رکھتے۔ لوگ جانتے ہیں کہ اچھی نصیحت کی جا رہی ہے لیکن اُس نصیحت کے اندر ایسی کشش نہیں پاتے کہ اپنی برائی کی کشش پر اس کو غالب آتا ہوا دیکھیں۔ سمجھتے ہیں۔ عقلاً جانتے ہیں کہ ہاں یہ چیز بری ہے۔ نصیحت اچھی ہے مگر نصیحت کی طرف رُخ نہیں کرتے یہ ایک انسانی فطرت ہے۔ برائی کے اندر ایک کشش ہے اور کشش ثقل کی طرح ایک قانون کی طرح وہ کام کرتی ہے۔ اس لئے ناممکن ہے کہ نصیحتوں کے ذریعے اگر ان کے اندر کوئی اور وزن نہ ہو، آپ لوگوں کو برائیوں سے الگ کر سکیں۔ چنانچہ اس مضمون کو دنیا کے ہر ادب میں بیان کیا گیا ہے تمام شعراء نے اس مضمون کو کسی نہ کسی رنگ میں چھیڑا ہے اور اسی طرح بیان کیا ہے کہ ہاں ہمیں پتہ تو ہے کہ یہ چیز اچھی نہیں بری ہے۔ مگر کیا کریں کہ دل برائی کی طرف مائل ہوگیا ہے۔ جب انسان کی یہ نفسیاتی کیفیت ہو، خواہ وہ دنیا کے کسی خطے سے بھی تعلق رکھتا ہو تو محض دلائل اور نصائح سے آپ کیسے اُن میں تبدیلی پیدا کر لیں گے۔ ٹیلی وژن پر آپ کئی قسم کی برائیوں کے خلاف مناظرے سنتے ہیں۔ مباحثات ملاحظہ کرتے ہیں لیکن جو سوسائٹی ہے وہ وہیں کی وہیں رہتی ہے۔ اس پر تو ایسے ہی مثال صادق آتی ہے جیسے پنجابی میں کہتے ہیں۔ "سرپنچوں کا کہا سر آنکھوں پر۔ لیکن پرنالہ وہیں رہے گا جہاں رہتا ہے"۔ یعنی ہم نے چھت پر جس جگہ پرنالہ لگایا ہوا ہے سرپنچوں نے فیصلے تو کر دیا ہے کہ اس پرنالے کو یہاں نہیں ہونا چاہیئے۔ یہ لوگوں کی تکلیف کا موجب ہے۔ ان کا کہا سر آنکھوں پر لیکن پرنالہ جگہ نہیں بدلے گا یہ وہیں رہے گا۔

(باقی آئندہ مسلسل صفحہ پر) ←

درخواست دعا:۔ مکرمہ مریم بیگم صاحبہ۔ راج باغ سرینگر نے مختلف مدات میں مبلغ ۱۰۸/- روپے ادا کر کے اپنے خاندان کی صحت وسلامتی، پریشانیوں کے ازالہ اور خدمت دین کی توفیق پانے کیلئے قارئین سے دعا کی درخواست کرتی ہیں۔

(خاکسار:۔ عبدالسلام ٹاک۔ صدر جماعت احمدیہ سرینگر کشمیر)

تو انسانی فطرت کا پرنالہ ہے جو اپنی جگہ نہیں بدلتا نصیحتوں کے سامنے سر جھکاتا ہے اُن کی تعظیم کرتا ہے۔ کہتا ہے کہ ہاں ایک اچھی نصیحت کرنے والے نے ایک اچھی نصیحت کی تھی لیکن پرنالہ وہیں سے بہتا ہے۔ اس لئے

اس کے مقابل پر کوئی طاقت ہونی چاہئے

اور قرآن کریم فرما رہا ہے کہ تمہارے تعلق باللہ کے نتیجے میں تمہاری ذات میں ہی کشش پیدا ہوگی۔ وہ کشش لوگوں کو کھینچ لے گی۔ وہ کشش اُن کی بُرائی سے محبت کے مقابل پر زیادہ قوی ہو جائے گی۔ کیونکہ کشش ثقل زمین کی طرف بلاتی ہے۔ اور خدا کی محبت آسمان کی طرف بلاتی ہے۔ اور خدا کی محبت زمین کی محبت پر غالب آجاتی ہے اگر وہ سچی ہو۔ اس لئے لازماً وہ لوگ خدا کی طرف کھینچے جائیں گے اگر اُن کو بلانے والے خدا کی طرف سے ہوں۔ اور خدا کی محبت اپنے دل میں رکھتے ہوں۔ پس اس پہلو سے قرآن کریم فرماتا ہے ہاں اب تم تیار ہو گئے ہو کہ بنی نوع انسان کو نیکی کی طرف بلاؤ اور برائیوں سے روکو کیونکہ تمہارا حبل اللہ سے تعلق قائم ہو چکا ہے۔ کیونکہ تم اللہ کی محبت کے نتیجے میں اُس کے بندوں اور اُس کے غلاموں سے محبت کرنے کے اہل ہو گئے ہیں۔

یہ ہو جاتا ہے۔ ایسی سوسائٹیاں وجود میں آتی ہیں جیسا کہ حضرت اقدس محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں ایک عظیم الشان خدا کی محبت کے نتیجے میں پیدا ہونے والی محبت سے لوگ باندھے گئے تھے۔ لیکن پھر اگلی نسلیں آتی ہیں۔ اُن کو یہ باتیں ورثے میں ملتی ہیں اُن کے لئے یہ تاریخ ہو جاتی ہے اُن کو مخاطب کر کے فرمایا

وَلَا تَكُونُوا كَالَّذِينَ تَفَرَّقُوا وَاخْتَلَفُوا مِنْ بَعْدِ مَا جَاءَهُمُ الْبَيِّنَاتُ ط (۳:۱۰۶)

کہ خبردار یہ نہ سمجھنا کہ یہ بندھن ہمیشہ مضبوط رہیں گے۔ خطرہ ہے کہ آئندہ نسلوں میں یہ بندھن کمزور ہو جائیں اور ان تعلقات کو تم رسمی تعلقات سمجھ لو۔ تم یہ سمجھ لو کہ ماں باپ کے تعلق تھے جو ہمیں ورثے میں ملے ہیں۔ ہم تمہیں متنبہ کرتے ہیں کہ اس طرح یہ تعلق قائم رہنے کے نہیں۔ یہ پھر ٹوٹ جائیں گے۔ اس لئے

ایسے بدبخت انسان نہ بننا

جن کو خدا نے اپنی محبت عطا کی ہو اور اُس محبت کے نتیجے میں اُن کے دلوں کو باندھا ہو اُن کو ایک نظام سے وابستہ فرمایا ہو اور پھر وہ اُس کی ناقدری کرتے ہوئے اُس سے اپنا تعلق کمزور کر دیں اور سب کچھ دیکھنے کے باوجود تمام کھلے کھلے نشانات کا مشاہدہ کرنے کے باوجود پھر وہ اُس تعلق کو توڑ لیں ...... وَأُولَٰئِكَ لَهُمْ عَذَابُ الْمُبِينٌ وَأُولَٰئِكَ لَهُمْ عَذَابٌ عَظِيمٌ — یہی وہ لوگ ہیں جن کے لئے بہت بڑا عذاب مقدر ہے۔

پس نیک لوگوں کے متعلق تو آپ یہ سوچ بھی نہیں سکتے کہ ایک دفعہ خدا کی محبت اُن کے دل میں پیدا ہو جائے اور شیطان اُن پر غالب آجائے۔ اس لئے ان کا ذکر چل ہی نہیں رہا۔ یقیناً اُن کی آئندہ نسلوں کی بات ہو رہی ہے۔ یہ تو کبھی ہم نے نہیں دیکھا کہ کوئی قوم خدا کی محبت کی خاطر دُنیا کی محبتوں کو تج کر دے اور اُن کو دھتکار دے۔ یہاں تک کہ کسی میں اتنی طاقت بھی نہ ہو کہ ساری دُنیا کی دولتیں اُن پر خرچ کر کے بھی اُن کا ایک دل خرید سکے۔ کبھی ایسے لوگ بھی خدا سے دُور جایا کرتے ہیں؟ ہرگز نہیں! وہ تو کامل وفا سے، خدا کی محبت کی خاطر جیتے اور خدا کی محبت کی خاطر مرتے ہیں اور کبھی اس تعلق کو نہیں توڑا کرتے۔

یہ مضمون آئندہ نسلوں پر چسپاں ہوتا ہے

فرمایا اُن لوگوں کی طرح نہ ہونا جن کے ماں باپ کو خدا نے اپنی محبت عطا کی تھی اور اُنہوں نے دیکھا اور بیّنات کا مشاہدہ کیا۔ اُنہوں نے عظیم انقلابات دیکھے وہ جانتے تھے کہ اُن کے والدین نے اس محبت کی خاطر بڑی بڑی قربانیاں دی ہیں۔ نہ دُنیا کی پرواہ کی نہ دُنیا کی دوستی کی پرواہ کی نہ دُنیا کی دشمنی کی پرواہ کی۔ نہ دُنیا کے اموال کی پرواہ کی۔ وہ خدا کی خاطر حقیر ہو گئے۔ وہ جو

پہلے اپنے علاقوں میں معزز تھے، خدا کی خاطر اُن علاقوں میں ذلیل ہو گئے۔ اس لئے اُنہوں نے اپنے اعمال سے ثابت کر دیا کہ وہ دل سچے تھے۔ اُن کے دل تھے جن کو خدا نے اپنی محبت کے لئے خاص کیا تھا۔ اور اُن کے دل تھے جن کو خدا کی محبت نے ایک دوسرے سے باندھا تھا۔ اُن کی نسلوں نے یہ سب کچھ مشاہدہ کیا ہے۔ یہ سب کچھ دیکھنے کے بعد جب بینات اُن کے سامنے آگئیں پھر اگر وہ ایسے بدنصیب ہوں کہ اُن رستوں کو چھوڑ دیں اور دُنیا کے تعلق کو خدا کے تعلق پر غالب کر لیں اور نفسانی خواہشات، یا ہوا و ہوس کے نتیجے میں ایک دوسرے سے دُور ہٹنے لگیں۔ ایک دوسرے کو طعن و تشنیع کا نشانہ بنانے لگیں۔ ایک دوسرے کو حقیر کی نظر سے دیکھنے لگیں۔ اور دشمن کو موقعہ دیں کہ اُن کے درمیان داخل ہو اور اُن کے اجتماع کو منتشر کر دے تو فرمایا یہ لوگ بہت ہی بدنصیب ہیں کیونکہ ان کے لئے بہت ہی بڑا عذاب مقدر ہے۔

پس اس پہلو سے

جماعت احمدیہ کی موجودہ نسل کیلئے ایک بہت ہی بڑی تنبیہ

ہے۔ ورثے میں تم وہ سب رتبے پاؤ گے اگر ورثے میں خدا کی محبت بھی تمہیں ملی ہو۔ اور اگر خدا کی محبت ورثے میں نہیں ملی اور حبل اللہ سے تعلق کمزور ہو گیا ہے تو بزرگوں کے ورثے میں سے کچھ بھی تمہارے حصے میں نہیں آئے گا۔ بلکہ اُن کا ورثہ پاؤ گے جو تمہارے بڑوں اور تمہارے بزرگوں کے دشمن تھے جنہوں نے اپنی زندگی میں مخالفت کر کے عذاب کمایا تھا۔ فرمایا تمہارے مقدر میں بھی ان کا ورثہ آئے گا اپنے بزرگ والدین اور اپنی پہلی نسلوں کا ورثہ پانے والوں میں سے نہیں ہو گے۔ یہ وہ بڑی ہی واضح اور عظیم اور عملی نصیحت ہے جس کو بار بار جماعت کے سامنے لانے کی ضرورت ہے اور خصوصاً امریکہ کے اس دورے کے نتیجے میں میں نے محسوس کیا کہ جماعت کے سامنے اسے پھر رکھنے کی ضرورت ہے۔

آپ کے دلوں میں پھر رخنے پیدا کرنے کے لئے شیطان کئی طرح سے کوشش کرتا ہے اور کر رہا ہے۔ کئی طرح سے کوشش کی جا رہی ہے۔ پہلے بھی کی جاتی تھی۔ آئندہ بھی ہوتی رہے گی۔ اس لئے یاد رکھیں کہ ہر وہ کوشش جو اللہ سے محبت کے اوپر حملہ کرنے والی ہو اور اس محبت کے نتیجے میں اُن لوگوں کی محبت پر حملہ کرے جو خدا کی خاطر آپ کو کہہ رہے ہیں۔ اس نظام پر حملہ کرے جو خدا کی خاطر آپ کو پیارا ہے۔

وہ شیطان ہیں جو یہ آواز اُٹھانے والے ہیں

ان کی اس آواز کو دھتکار دیں اور رد کر دیں۔ بعض دفعہ یہ شیطان واضح ہو کر حملہ کرتا ہے۔ بعض دفعہ چھپ کر حملہ کرتا ہے۔ بعض دفعہ براہ راست حملہ کرتا ہے۔ بعض دفعہ ایسے نمائندوں کے ذریعہ حملہ کرتا ہے جن کو آپ نیک دیکھتے ہیں۔ جن کو آپ اچھا پاتے ہیں۔ دیکھتے ہیں کہ وہ لمبے سجدے کر رہے ہیں نمازوں میں آگے ہیں اور دین کے کاموں میں وہ بظاہر پیش پیش ہیں اور اس نتیجے میں آپ دھوکا کھا جاتے ہیں۔ قرآن کریم نے یہ نہیں فرمایا۔ کیا دیکھو کس طرف سے بات آ رہی ہے۔ قرآن کریم نے فرمایا کہ میری محبت کو عزیز تر کر لو۔ اور اپنے تعلق کو میرے تعلق کی بنیاد پر مضبوط کرو۔ اگر تم ایسا کرو گے تو پھر تمہیں کوئی خطرہ نہیں۔ پس اگر ایک نیک آدمی کی طرف سے ایسی آواز اُٹھتی ہو جس کے نتیجے میں وہ لوگ جو خدا کی خاطر آپ کو پیارے ہوں اُن کے خلاف دل میں بغض پیدا ہوتا ہے تو وہ آواز نیک انسان کی طرف سے نہیں، شیطان کی طرف سے ہے۔ وہ نیک آدمی اگر بظاہر نیک ہے تو پھر وہ شیطان کا نمائندہ بن چکا ہے آلہ کار بن چکا ہے اُس کو علم نہیں کہ وہ کیا کر رہا ہے اس لئے ہر اُس کوشش کو پہچانیں کہ وہ اپنی ذات میں بد ہے یا اچھی ہے۔ اگر وہ تفرقہ پیدا کرنے والی کوشش ہے تو یقیناً خدا کی طرف سے نہیں کیونکہ قرآن کریم نے ان آیات میں یہ خوب کھول دیا ہے، بار بار کھول دیا ہے۔ کہ خدا تو تفرقوں سے نکال کر اجتماع کی طرف لانے والا ہے۔ وہ تو اندھیروں سے روشنی کی طرف

آتا ہے۔ کیسے ممکن ہے کہ خدا سے پیار کرنے والے کی آواز تمہیں دوبارہ اُمت کے اندر ہمیوں میں دھکیل دے، دوبارہ افتراق کا نشانہ بنا دے۔ اس لئے کسی نوع کا افتراق ہو جو بات بالنتیجہ بالآخر آپ کو اپنے بھائیوں سے دُور لے جانے والی ہو، وہ نظام جماعت سے دُور لے جانے والی ہو۔

وہ آواز خدا کی آواز نہیں ہے۔

اس ملک میں کئی قسم کے ایسے خطرات ہیں۔ بعض دفعہ آپ کو کہنے والے یہ کہیں گے کہ فلاں آدمی امیر ہے اور اُس کی زیادہ عزت ہے اور ہم غریب ہیں یا فلاں غریب ہے اُس کی عزت نہیں ہے اس لئے جماعت تقویٰ سے ہٹ گئی ہے۔ اس لئے جماعت سے تعلق کمزور ہو جانا چاہیئے۔ اس لئے ایسے لوگوں کو اپنی تنقید کا نشانہ بنانا چاہیئے۔ واقعہ یہ ہے کہ اگر یہ بات درست ہے تو وہ بدنصیبی ہے جو کسی امیر کی محض اُس کی امارت کی وجہ سے عزت کرتا ہے۔ لیکن وہ اُس سے بھی زیادہ بدنصیب ہے جو جماعت سے اس لئے تعلق توڑ لیتا ہے کہ جماعت کا کوئی شخص کسی امیر کی محض دولت کی خاطر عزت کر رہا ہے۔ اس لئے وہ اُس سے بڑھ کر بدنصیب کیوں نہ ہوتا ہے جس کی بدنصیبی کو وہ اپنے طعن و تشنیع کا نشانہ بنا رہا ہے۔ کیا دوستوں کی طرف رجحان کے نتیجے میں آپ کا تعلق خدا سے پیدا ہُوا تھا؟ کیا آپ کا تعلق خدا سے اس لئے تھا کہ تمام مسلمان امیر لوگوں کو ذلیل کرتے ہیں اور غریبوں کو عزت دیتے ہیں؟ یہ ایسی ثانوی چیزیں ہیں جن کا خدا کے تعلق سے کوئی بھی تعلق نہیں۔ اس لئے خدا کا تعلق بنیادی ہے اگر کسی شخص کا تعلق خدا سے مضبوط ہے اور اُسے کوئی یہ کہہ دے کہ فلاں شخص جو جماعت کا نمائندہ ہے اُس نے تمہیں ذلیل سمجھا تو کیا اس کے نتیجے میں وہ خدا سے تعلق توڑ لے گا؟ امر واقعہ یہ ہے کہ سب سے زیادہ ذلیل دُنیا میں اُن لوگوں کو سمجھا گیا جن کا خدا سے سب سے زیادہ تعلق تھا۔ دُنیا میں سب سے زیادہ ذلیل اپنے وطن میں انبیاء کیے گئے ہیں۔ اور سب سے زیادہ تحقیر اُن کی کی گئی ہے۔ کیا اُنہوں نے کبھی اس بناء پر کہ خدا کے بندوں نے اُن پر ناجائز حملے کیے خدا سے اپنے تعلق کو کمزور کر لیا۔ اس لئے پنجہ در پنجہ خدا دارم کا یہ معنیٰ ہے کہ ہمارا تو اپنے خدا سے تعلق ہے۔ اس لئے دُنیا کا .... (اردو میں) یا خدا کی طرف بظاہر منسوب ہونے والے لوگوں کا جو طرزِ عمل ہے وہ بھی اس تعلق میں خلل پیدا نہیں کر سکتا۔ ہمیں جس سے محبت ہے خدا کی خاطر ہے اور جب تک وہ خدا کی خاطر رہے گی ہماری اس محبت کو کوئی بھی خطرہ نہیں۔

اس مضمون کو آپ اچھی طرح سمجھیں۔

تو پھر کوئی شخص آپ کو دھوکا نہیں دے سکتا۔ کوئی شخص آپ کو آکے یہ کہتا ہے کہ ہم ایک ایسا اجلاس بلاتے ہیں جس میں صرف افریقن امریکن شامل ہوں گے۔ پاکستانی شامل نہیں ہوں گے۔ تو افریقن امریکن کو سمجھ جانا چاہیئے کہ یہ شیطان کی آواز ہے۔ ایک ایسی آواز ہے جو انفرادی تفریق نہیں پیدا کر رہی بلکہ جماعت کو دو نیم کرنا چاہتی ہے۔ جو جماعت کے ایک طبقے کا دوسرے سے فرق پیدا کرنا چاہتی ہے۔ اور یہی وہ ردّ عمل ہے جو یہاں کی جماعت نے ایک موقعے پر دکھایا جبکہ ایک ایسی آواز بھی اُٹھائی گئی۔ تمام ایسے افریقن امریکن جو اپنے اخلاص اور محبت میں خالص ہیں اور مجھے خوشی ہے کہ ایک بڑی بھاری تعداد ایسی ہے جو محبت اور اخلاص میں خالص ہیں۔ انہوں نے اس بات کو تحقیر کی نظر سے دیکھا اور ردّ کر دیا۔ اور ہر ایک نے یہ فیصلہ کیا کہ ہم کبھی ایسے اجلاس میں شریک نہیں ہوں گے جو خدا کی جماعت کو دو نیم کرنے والا ہو اور خدا کی جماعت میں تفریق پیدا کرنے والا ہو۔ اگرچہ بظاہر اُن کی محبت کی خاطر یہ آواز اُٹھائی گئی تھی۔ یہ میں نہیں کہہ سکتا کہ وہ شخص جس نے اس آواز کو اُٹھایا اُس کے دل میں شیطان نے اثر کیا تھا اور براہِ راست اُس کے دل سے یہ آواز اُٹھی تھی یا کسی شیطان نے اُس کو اپنا آلۂ کار بنایا تھا۔ مگر دونوں صورتوں میں اُس کی ایک بدنصیبی ہے۔

وہ خدا کے دشمن کا آلۂ کار بن گیا

خواہ لاعلمی میں بنا خواہ جان کر اس بات کو خوب پہچاننے کے بعد بنا۔ مگر دونوں صورتوں میں اُس کی ایک بدنصیبی ہے۔ اور میں آپ کو یہ بتانا چاہتا ہوں۔ امریکہ کی اس جماعت پر اس نوع میں پہلے کئی قسم کے حملے ہو چکے ہیں۔ یہ حملے ہمیشہ ایک طرز پر نہیں ہُوا کرتے۔ قرآن کریم ہمیں دوسری جگہ مطلع فرماتا ہے کہ شیطان تم پر اس طرح حملے کرتا ہے کہ خود چھپ جاتا ہے اور تمہیں یہ بھی نہیں پتہ چلتا کہ کس طرف سے حملہ ہو رہا ہے۔

آخری سورۃ قرآن کریم کی جو خصوصاً آخری زمانے کے فتنوں سے متنبہ فرماتی ہے۔ اس میں ایک خنّاس کا ذکر فرمایا کہ اے خدا ہمیں خنّاس کے شر سے بچا ... اَلَّذِیْ یُوَسْوِسُ فِیْ صُدُوْرِ النَّاسِ مِنَ الْجِنَّةِ وَالنَّاسِ۔ جو لوگوں کے دلوں میں انسانوں کے دلوں میں وسوسے پیدا کرتا ہے۔ جنّوں کے دل میں بھی یعنی بڑے لوگوں کے دل میں بھی اور ناس یعنی چھوٹے لوگوں کے دلوں میں بھی۔ اور خنّاس کا مطلب یہ ہے کہ وہ شخص جو بات پھونک کر خود پیچھے ہٹ جائے اور چھپ جائے۔ خود سامنے نہ آئے لیکن اُس کی بات سامنے آنی شروع ہو جائے۔ چنانچہ یہ جو حملے ہیں مختلف رنگ میں ہوتے ہیں کبھی بڑوں کی شکل میں پیدا ہوتے ہیں کبھی چھوٹوں کی شکل میں پیدا ہوتے ہیں۔ کبھی محبت کے نام پر پیدا ہوتے ہیں کبھی دشمنی کے نام پر پیدا ہوتے ہیں۔ اور

یہ وسوسے اپنے رنگ بدلتے رہتے ہیں۔

نتیجہ ایک ہی ہے کہ وہ لوگ جو حبل اللہ کو مضبوطی سے تھامے ہوئے ہیں اُن کے درمیان رخنہ پڑ جائے اُن کے درمیان افتراق پیدا ہو جائے۔ اور اُن کے اوپر قبضہ کر لیا جائے۔ چنانچہ امریکہ ہی میں ایک ایسا دَور تھا جب کہ امریکہ کی جماعت پر نیکی کے نام پر قبضہ کیے جانے کی کوششیں کی جا رہی تھیں۔ بعض لوگ ایسے تھے جنہوں نے ایکدم جماعت کے کاموں میں آگے آنا شروع کر دیا اور اُن کا ایک گروہ تھا جن کا آپس میں تعلق تھا اور وہ ایک دوسرے بڑھاتے تھے اور جب میں نے تحقیق کی تو اس تحقیق کے نتیجے میں یہ بات سامنے آئی کہ بعض اُن کے ایجنٹ جماعتوں میں پھرتے تھے اور اُن کی تعریفیں کرتے تھے کہتے تھے فلاں شخص بہت نیک ہے۔ اور بہت اعلیٰ خدمات کرنے والا ہے۔ کیوں اُس کو آگے نہیں لایا جا رہا۔ کہیں یہ وجہ تو نہیں کہ پاکستانی لیڈر شپ کو یہ خطرہ ہے کہ اس لیڈر شپ پر مقامی لوگ قابض ہو جائیں گے۔ اس لئے ہمیں اچھے لوگوں کو ووٹ دینا چاہیئے جو ہم میں سے نیک ہیں اُن کا حق ہے کہ وہ آگے آئیں۔ اس طرح پراپیگنڈا کر کے بعض نہایت ہی اسلام کے لئے خطرناک لوگوں کو آگے لانے کی کوشش کی جا رہی تھی۔ جب میں ۱۹۷۸ء میں ایک عام احمدی کی حیثیت سے آیا۔ یعنی جب مجھے ابھی خدا تعالیٰ نے خلافت کے منصب پر فائز نہیں فرمایا تھا۔ لیکن خدا تعالیٰ نے کچھ نہ کچھ ایسی بصیرت مجھے عطا فرمائی تھی جس سے میں ایسی باتوں کو بھانپ لیتا تھا، پہچان لیتا تھا۔ اُن سب لوگوں سے میں نے تعلق قائم کیا۔ ایک ذاتی دورہ تھا۔ میں پھر رہا تھا اور جہاں جہاں بھی موقع ملا، مقامی، بیرونی، ہر قسم کے احمدیوں سے بڑی محبت سے ملا اور اُن کو قریب سے دیکھا اور واپس جا کر میں نے بعض لوگوں کے متعلق رپورٹ کی کہ مجھے نہایت خطرناک سازش دکھائی دے رہی ہے۔ کچھ لوگ نیکی کے نام پر جماعت پر قبضہ کرنا چاہتے ہیں۔ اور

دو طرح کے خطرات ہیں۔

اوّل اگر وہ واقعۃً نیک ہیں تو اُن کو جماعت کے نظام کا علم کوئی نہیں۔ اُن کے اُن کے اندر احمدیت گہرے طور پر جذب نہیں ہے۔ وہ بیرونی خیالات سے متاثر ہیں اور احمدیت اور اسلام کو اپنے رنگ میں ڈھالنے کی کوشش کریں گے۔ اور دوسرا مجھے یہ خطرہ محسوس ہو رہا ہے کہ ایک سازش کے نتیجے میں ایسا ہو رہا ہے۔ چنانچہ ایسے لوگوں کو یہاں کے بعض مخلص احمدیوں نے نہایت سادگی سے اُن کو نیک سمجھتے ہوئے اوپر لانے کی کوشش کی۔ اور چونکہ مرکز متنبہ ہو چکا تھا اُن کی ان کوششوں کو رد کر دیا گیا اور اُن کو وہ عہدے نہیں دیئے گئے جن کے لئے اُن کے نام پیش ہوئے تھے۔ نتیجۃً کچھ لوگوں کے اندر تو یہ غصّہ سلگتا رہا کہ جماعت نے ہمیں چُنا اور مرکز نے ردّ کر دیا۔ یہ کیا وجہ ہے؟ مقامی لوگ — یہ کس قسم کی ڈیموکریسی ہے؟ میں بتا دینا چاہتا ہوں کہ یہاں ہماری کوئی ڈیموکریسی نہیں ہے۔

نظام جماعت خدا کی رسّی سے شروع ہوتا ہے اور آسمان سے لٹکنے والی رسّی ہے جو نظام جماعت کی نمائندگی کرتی ہے۔ زمین سے اُٹھنے والی کوئی رسّی نہیں ہے جس کو آپ ڈیموکریسی کہہ کر دنیا کے سامنے پیش کر سکیں۔ اگر واقعۃً آپ کا تعلق اللہ سے ہے تو آپ کی نظر اللہ پر رہے گی اور اُن لوگوں کی رضا آپ کی رضا بن جائے گی جو خدا کی رضا پر چلتے ہیں اور ڈیموکریسی کا بالکل ایک مختلف سے مختلف تصور پیدا ہوتا ہے۔ وہ جو خدا کے لئے کام کرنے والے ہیں جن کا خدا سے تعلق مضبوط ہے اُن کی رضا آپ کی اپنی رضا پر غالب آجاتی ہے اور ایسے شخص کو پھر کوئی خطرہ نہیں۔ چنانچہ اس مضمون کو نہ سمجھنے کے نتیجہ میں کچھ لوگوں کے دلوں میں اعتراض پیدا ہوئے لیکن وہ نہیں جانتے تھے کہ

جن کو خدا نے بیراعظیم الشان دُنیا کا کام سپرد فرمایا ہے

جن کی تربیت حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے خود فرمائی۔ جن کو تقویٰ پر قائم کیا، اُن کو اہل تقویٰ کی بصیرتیں عطا فرمائیں۔ پھر خلافت کے زیر سایہ اُنہوں نے لمبی پرورش پائی۔ بچپن سے بڑے ہونے تک، بڑے ہو کر جوان ہونے تک جوان ہو کر بوڑھے ہونے تک اور مرتے دم تک کامل وفا سے وہ اسلام کے ساتھ بڑی محبت کے ساتھ چمٹے رہے۔ یہ وہ لوگ ہیں جن کو خدا تعالیٰ نے تقویٰ پر قائم فرمایا ہے۔ اُن کے فیصلے اپنی انا کے مطابق نہیں ہوتے۔ اُن کے فیصلے ہرگز اس بناء پر نہیں ہوتے کہ کوئی قوم کسی دوسری قوم پر غالب آجائے اُن کے فیصلے خالصتہً اس بات پر قائم ہوتے ہیں کہ اللہ غیر اللہ پر غالب آجائے۔ اور اللہ کی محبت غیر اللہ کی محبت پر غالب آجائے۔ اس لئے کسی ایسے خطرے کو وہ برداشت نہیں کر سکتے۔ اُن کے خلاف نبرد آزما ہونا اُن کی فطرتِ ثانیہ بن جاتی ہے۔ جس سے نظام جماعت پر حملہ ہو رہا ہو۔ اس بناء پر وہ فیصلے ہوتے ہیں۔ لیکن دُنیا میں بہت سے نئے آنے والے، مختلف جگہوں سے دین میں بعد میں شامل ہونے والے اس مضمون کو گہرائی سے نہیں سمجھتے۔ اس لئے وہ بعض دفعہ دشمن کے پراپیگنڈے کا شکار ہو جاتے ہیں۔

بہرحال یہ بھی ایک دَور تھا جب اس رنگ میں کوشش کی گئی اور بعض دفعہ پھر بھی ایسی کوششیں کی جائیں گی۔ لیکن آپ یاد رکھیں

اگر خلیفۃ المسیح سے آپ کی بیعت سچی ہے

اگر خلیفۃ المسیح پر آپ کا اعتماد ہے آپ جانتے ہیں کہ وہ خدا کی طرف سے ہے اور آج دُنیا میں سب سے زیادہ خدا کی نمائندگی کا اُس کو حق حاصل ہے تو پھر اپنے فیصلوں، اپنی آراء کو اُس کی رائے پر اُس کے فیصلے پر کبھی ترجیح نہ دیں۔ اگر آپ نے کبھی ترجیح دی تو حبل اللہ سے آپ کا ہاتھ چھوٹ جائیگا۔ اور قرآن کریم کی یہ آیت آپ کو حفاظت کی کوئی ضمانت نہیں دے گی۔ آپ مشورہ دیتے ہیں اور مشورے میں تقویٰ ضروری ہے۔ اور بسا اوقات ایک ناتجربہ کار آدمی تقویٰ پر مبنی مشورہ بھی دیتا ہے اور وہ مشورہ قابل قبول نہیں ہوتا۔ اس لئے آخری فیصلہ دین میں نبی اور نبی کے بعد خلیفہ کے ہاتھ میں رکھا گیا ہے اور قرآن کریم نے یہ فرمایا ہے۔ شَاوِرْهُمْ فِي الْأَمْرِ۔ اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم تو خدا کی رسّی ہے لیکن بنی نوع انسان کی تربیت کی خاطر ہم تجھ کو حکم دیتے ہیں کہ ان سے مشورہ ضرور کر لیکن مشورے پر چلنا فرض نہیں ہے۔ فیصلہ تجھے کرنا ہوگا۔ فَإِذَا عَزَمْتَ فَتَوَكَّلْ عَلَى اللّٰهِ۔ تو خدا کا نمائندہ ہے اس لئے مشورہ سن اور اُس سے فائدہ اُٹھانے کی کوشش کر اور پھر جو کچھ تقویٰ کے ساتھ تو سمجھتا ہے کہ خدا کی رضا اس میں ہے اُس پر قائم ہو جا اور چونکہ ہم جانتے ہیں کہ تیرا فیصلہ ہمیشہ رضائے الٰہی کی خاطر ہوگا اس لئے تجھے توکل علی اللہ کہ یقین کر کہ اگر ساری دُنیا کی رائے کو بھی تو نے ردّ کر دیا تو جس خدا کی خاطر تو نے ردّ کیا ہے وہ خدا تیرا ساتھ دے گا اور تجھ سے وفا کرے گا اور تجھے نہیں چھوڑے گا۔ اور تجھے لازماً کامیاب کرے گا۔ یہ ہے توکل علی اللہ کا مضمون۔ پس

آج کی شوریٰ کے ساتھ بھی اس مضمون کا تعلق ہے

آپ جتنے بھی مشورے دیتے ہیں اپنی انا کی خاطر نہیں دیتے۔ اپنی قومیت کی خاطر نہیں دیتے۔ اپنے رنگ اور نسل کی خاطر نہیں دیتے۔ محض اللہ کی خاطر دیتے ہیں اور اس لئے وہ جس کی بیعت آپ نے اللہ کی خاطر کی ہے اُس کے فیصلے کو خدا کی خاطر قبول کرنا آپ کے ایمان کا جزو ہے۔ اور آپ کے ایمان کی بنیادی شرائط

میں داخل ہے۔ یہی وہ تربیت ہے جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام سے آپ کے صحابہؓ نے پائی اور یہی وہ تربیت ہے جو خلفاء نے ہمیشہ جماعت کی کی اور اسی تربیت میں ہم پل کر جوان ہوئے ہیں۔ میں کسی قیمت پر یہ برداشت نہیں کر سکتا کہ اس عظیم تربیت سے آپ کے قدم ہٹنے دوں۔ اسی راہ سے آپ کو بھٹکنے دوں۔ اس لئے میں خوب کھول کر بیان کرنا چاہتا ہوں کہ حبل اللہ سے تعلق کا یہ مطلب ہے آپ میں سے جو خدا سے وفا کرتا ہے وہ لازماً خدا کے نمائندوں سے وفا کرے گا اور مجھے اُن کے متعلق کوئی بھی خدشہ نہیں ہے۔ خدا خود اُن کی حفاظت فرمائے گا۔ اور جو بیوفائی کے جذبے دل میں رکھتا ہے اور احمدیت کو قومی تفرقوں کے لئے ایک آلۂ کار بنانا چاہتا ہے اُس کی کوششیں مردود ہوں گی۔ میں یقیناً آپ کو بتاتا ہوں اور اس میں کوئی بھی شک نہیں ہے۔ خدا خود اس جماعت کی حفاظت کرنے والا ہے۔ وہ نگران ہے اور وہ ہر ایسی کوشش کو نامراد اور ناکام کر دیگا جو جماعت میں تفرقہ پیدا کرنے والی ہے اور حبل اللہ پر ہاتھ ڈالنے والوں کے اجتماع کے خلاف کوشش ہے۔

خدا نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام سے خود وعدہ فرمایا ہے

اور بڑے کھلے الفاظ میں دُنیا کی آئندہ ہونے والی سازشوں کا ذکر فرماتے ہوئے فرمایا کہ خدا تجھے محفوظ رکھے گا۔ چنانچہ ۱۹۰۵ء میں جب کہ پہلی مرتبہ فری میسنز .FREE MASONS کے متعلق انگریزی زبان میں ایک کتاب شائع ہوئی جس میں یہ بیان کیا گیا کہ یہ سیکرٹ سوسائٹی SECRET SOCIETY ہے جو دُنیا کی طاقتوں پر قبضہ کرنا چاہتی ہے اُس وقت جبکہ فری میسنز کے لفظ سے ہندوستان کے چند گنتی کے باشندے شائد آگاہ ہوں اور ہندوستان کی بھاری اکثریت نے کبھی نام بھی نہیں سُنا تھا کہ فری میسنز ہوتے کیا ہیں۔ ۱۹۰۵ء میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو الہام ہوا۔ "فری میسنز مسلّط نہیں کئے جائیں گے" یعنی خدا تمہیں اور تمہارے ماننے والوں کو فری میسنز کے تسلّط سے محفوظ رکھے گا۔ کتنا عظیم الشان وعدہ ہے اور کتنا یقین کی چٹانوں پر قائم کرنے والا وعدہ ہے۔ اس لئے خطرات سے آگاہ کرنے کا یہ مطلب نہیں کہ میں آپ کو خوفزدہ کر رہا ہوں۔ میں جانتا ہوں کہ آپ جو خدا والے ہیں آپ کو کوئی خطرہ نہیں ہے۔ لیکن متنبّہ کرنا پھر بھی ضروری ہے کیونکہ قرآن کریم بار بار متنبّہ فرماتا ہے۔ بعض دفعہ تنبیہ نہ ہونے کے نتیجہ میں بعض لوگوں کو عدم رشد پیدا ہو جاتا ہے۔ بعض کمزور لوگ ٹھوکر کھا جاتے ہیں۔ وہ منصب سے ہٹ جایا کرتے ہیں۔ اس لئے اس جماعت کو تنبیہ ہی ہے۔ اُن کمزوروں کو بچانے کی خاطر ایک نصیحت ہے کہ تم باخبر رہو کہ کس طرح سے لوگ تم پر حملہ کرتے ہیں، کس طرح تمہیں خطرات لاحق ہوتے ہیں۔ اور علاج ایک ہے کہ اللہ کی رسّی کو پکڑ لو اور اس رسّی کو پکڑو جس کے متعلق خدا فرماتا ہے کہ اس رسّی کے پکڑنے والوں پر کوئی تسلّط نہیں کیا جائے گا۔

فری میسنری کیا ہے؟

اس کی تفصیل کے متعلق ہمیں جاننے کی ضرورت نہیں ہے۔ لیکن یہ ایک سمبل SYMBOL بن چکا ہے خفیہ سازش کے ذریعے دُنیا کی طاقتوں پر قبضہ کرنے کا۔ یہ بات کہاں تک درست ہے، کہاں تک غلط ہے اس سے بحث نہیں۔ لیکن آج دُنیا فری میسنری کو ایک خفیہ تنظیم کے طور پر جانتی ہے جو دُنیا کی نظر سے اوجھل ہو کر طاقتوں کے سرچشموں پر قبضہ کرنے کی کوشش کرتی ہے۔ اور اس کوشش میں دُنیا کے اکثر ممالک میں کامیاب ہو چکی ہے۔ اور بارہا دُنیا کے اخبارات میں کُتب میں ٹیلی ویژن اور ریڈیو پر ایسے پروگرام آپ نے سُنے ہوں گے جن میں ان معاملات کی تفصیل بیان کی جاتی ہے کہ کس طرح کتنے اہم لوگ فری میسنری کے ممبر بن گئے جب یہ کہا جاتا کہ یہ قبضہ ہے تو وہ انکار کرتے ہیں کہ نہیں، ہم تو ایک نیک سوسائٹی کے ممبر ہیں۔ لیکن واقعۃً نتیجہ یہی نکلتا ہے۔

تو اللہ تعالیٰ نے اس الہام کے ذریعے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو یقین دلا دیا کہ تو اور تیرے غلام ہر خفیہ تنظیم کی سازشوں سے محفوظ کئے جائیں گے کیونکہ خدا یہ فرماتا ہے اُس نے یہ فیصلہ کر لیا ہے کہ تمہیں غیر اللہ کے تسلّط سے آزاد

کریں گے کہ کیسے آپ آزاد رہیں گے؟ اس لئے کہ جب خدا کی محبت آپ کے دلوں پر غالب آ جائے گی تو غیر اللہ کا رنگ اُس پر چڑھ ہی نہیں سکتا۔ آ ہی نہیں سکتا۔ ایک دل میں دو محبتیں نہیں رہا کرتیں۔ قرآن کریم فرماتا ہے کہ ایک سینے میں دو دل ہم نے پیدا نہیں کئے۔ مراد یہ ہے کہ جو محبت ایک دفعہ دل پر غالب آ جائے اُس محبت کی طاقت ہے جو ہر غیر محبت کو دھتکار دیا کرتی ہے۔

یہ راز ہے اس طاقت کے سرچشمہ کا

اس لئے آپ خدا کی محبت کو مضبوطی سے پکڑ لیں اور اس محبت کی خاطر اپنے سارے تعلق مضبوط کریں۔ اس محبت کی بناء پر خلافت سے تعلق قائم رکھیں۔ تو یقیناً پھر آپ کو کوئی خطرہ نہیں ہوگا۔ ہر دوسرا تعلق جس کی طرف آپ کو بلایا جائے گا اُس کی آپ کے نزدیک کوئی بھی اہمیت، کوئی بھی قیمت نہیں ہوگی۔

اسی طرح اور بھی کئی ذرائع سے رفتہ رفتہ رخنے پیدا کرنے کی کوشش کی جاتی ہے۔ شوریٰ کے لئے جو تجاویز میں نے چند دن ہوئے دیکھی ہیں میں حیران ہو گیا کس طرح بعض لوگ لاعلمی سے اور بعض لوگ غالباً عمداً ایسی تجویزیں رفتہ رفتہ داخل کرنے کی کوشش کرتے ہیں کہ جس کے نتیجے میں وہ لوگ جو امریکن ماحول میں جوان ہوئے ہیں۔ یہاں پیدا ہوئے، یہیں بڑے ہوئے اور پرورش پائی، اور بعض امریکن تمدن سے واقف ہیں۔ وہ دھوکے میں مبتلا ہو سکتے ہیں۔ اور نیکی کے نام پر اُن کو برائی کی طرف منتقل کیا جا سکتا ہے۔ مثلاً اگر بار بار یہ آواز اُٹھے کہ جماعت احمدیہ کو امریکن مزاج کو سمجھنا چاہیئے۔ اور امریکن مزاج کو سمجھنے کے ذریعے وہ تبلیغ کر سکتے ہیں ورنہ وہ ناکام ہو جائیں گے۔ اس لئے امریکن مزاج جاننے والے اوپر آنے چاہئیں۔ یہ وہ ظاہری نتیجہ ہے جس مخفی رکھا جاتا ہے۔ اگر جماعت احمدیہ امریکہ کے مزاج سے ناواقف ہے، خلیفۂ وقت تو امریکہ کی پیداوار نہیں ہے۔ ہو سکتا ہے کہ آئندہ کبھی خدا تعالیٰ اس ملک کو بھی اگر یہ توفیق دے کہ آماجگاہ بن جائے، خلافت کا مرکز بنا دے۔ اس سے کوئی انکار نہیں کر سکتا۔ مگر سردست تو خدا تعالیٰ نے خلیفہ وہاں سے چنا ہے جو امریکہ کی پیداوار نہیں اور بظاہر اُس کو امریکہ کے مزاج کا کوئی علم نہیں ہونا چاہیئے۔ پس

سوال یہ پیدا ہوتا ہے

کہ امریکہ کا مزاج سمجھنے کے لئے امریکن لوگ آگے آنے چاہئیں۔ پھر جاپان کا مزاج کیوں اہمیت نہیں رکھتا۔ جاپان کا مزاج بھی تو اہمیت رکھتا ہے۔ اُس کو سمجھنے اور اُس کو غالب کرنے کے لئے جاپانیوں کے ہاتھ میں لیڈر شپ چلی جانی چاہیئے اور نائیجیریا کا مزاج سمجھنا چاہیئے اور پھر گھانا کا مزاج سمجھنا چاہیئے اور پھر سیرالیون کا مزاج سمجھنا چاہیئے۔ انگلستان کا، جرمنی کا، چین کا، کوریا کا سمجھنا چاہیئے۔ دُنیا میں بے شمار ممالک ہیں۔ ایک سو چودہ ممالک میں خدا کے فضل سے جماعت احمدیہ قائم ہو چکی ہے۔ کیا خلیفہ ایک وقت میں ان ممالک میں پیدا ہوگا؟ اور ان ممالک کی تربیت میں جوان ہوگا؟ اگر نہیں تو پھر وہ کیسے دُنیا کو اسلام کا پیغام پہنچائے گا؟ یہ آواز اُٹھ رہی ہے۔ حالانکہ قرآن کریم بتاتا ہے کہ ایک ہی مزاج ہے جس پر انسان کو پیدا کیا گیا ہے۔ اور اُس مزاج پر اسلام کو پیدا کیا گیا ہے۔ یہ دینِ فطرت ہے۔ یہ دعویٰ ہے اسلام کا۔ اس دعوے کی بناء پر یہ مذہب عالمگیر ہونے کا اہل ہے۔ یہ آواز جو اُٹھی ہے کہ امریکہ کے لئے امریکہ کا مزاج سمجھنے والے چاہئیں یہ بظاہر جدید آواز ہے لیکن درحقیقت قدیم ترین آواز ہے۔ ایک پرانے زمانے کی آواز ہے۔ اُس زمانے کی آواز ہے۔ جبکہ مذاہب قومی اور ملکی ہوا کرتے تھے۔ ابھی اسلام پیدا نہیں ہوا تھا۔ امریکہ میں امریکہ کی طرف نبی آئے تھے۔ یورپ میں یورپ کے ممالک کو مخاطب کرنے والے نبی آیا کرتے تھے۔ جاپان میں جاپان کو مخاطب کرنے والے نبی آئے تھے اور مڈل ایسٹ میں مڈل ایسٹ کو مخاطب کرنے والے نبی پیدا ہوئے۔ ساری دُنیا کے مزاج کو خدا نے محفوظ رکھا لیکن خدا تعالیٰ نبی پیدا کئے کیونکہ خدا تعالیٰ مزاج کو سمجھ کر خدا تعالیٰ یہ جانتا تھا کہ دنیا کو مخاطب نہیں ہو سکتا۔ ایک ہی صورت تھی تمام دُنیا کو ایک ہاتھ پر اکٹھا کرنے کی کہ ایک ایسے عالمی نبی کو پیدا کیا جاتا جو فطرت کے مزاج کو سمجھتا۔ اس فطرت کا مزاج سمجھتا جس پر خدا نے انسان کو پیدا کیا ہے۔ جس پر ہر کالے کو پیدا کیا ہے۔ جس پر ہر گورے کو پیدا کیا ہے۔ جس پر ہر سرخ اور ہر زرد کو پیدا کیا ہے۔ مشرق کو بھی پیدا کیا ہے، مغرب کو بھی پیدا کیا ہے۔ چنانچہ اس نور کا جو محمد مصطفی صلی اللہ علیہ وسلم تھے ذکر کرتے ہوئے قرآن کریم فرماتا ہے۔ لَا شَرْقِيَّةٍ وَّ لَا غَرْبِيَّةٍ۔

یہ عالمی نور ہے

نہ یہ مشرق کی جائیداد ہے نہ یہ مغرب کی جائیداد ہے۔ ہر ملک اور ہر قوم کی نمائندگی کرنے والا نبی ہے۔ اس لئے حضرت اقدس محمد مصطفی صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے آخری خطاب میں جو حجۃ الوداع کہلاتا ہے بڑی شدت، بڑی سختی کے ساتھ، قبائلی تقسیموں کو رد فرمایا۔ جاہلیت قرار دیا۔ انسان کو ایک ہاتھ پر اکٹھا رہنے کی نصیحت فرمائی اور فرمایا "آج اس دن اور اس دن کی عزت کی قسم جس دن میں بات کر رہا ہوں" یعنی حج اکبر کا دن تھا۔ اس مقام کی قسم جس مقام پر میں کھڑا ہوں، اور اس دن کی حرمت، مقام کی حرمت میں تمہیں یاد دلاتا ہوں۔ میں ان سارے جاہلیت کے خیالات کو، جو انسان کو مختلف قوموں اور نظریوں میں تقسیم کرنے والے ہیں، اپنے پاؤں کے نیچے کچل رہا ہوں۔ ہمیشہ کے لئے میں ان کو کچل چکا ہوں۔ کبھی کوئی تم سے ان کو زندہ کرنے کی کوشش نہیں کرے گا۔ اگر تم سچے مسلمان ہو اگر تم میری آخری نصیحت کی کوئی بھی قدر کرتے ہو تو یہ تفریقیں تمہارے پاؤں کے نیچے بھی ہمیشہ کے لئے کچلی جانی چاہئیں۔" یہ وہ دین ہے جو دین واحد ہے جس نے تمام دُنیا کی قوموں کو ایک ہاتھ پر اکٹھے کرنا ہے یہ ہے محمد مصطفی صلی اللہ علیہ وسلم کا دین جو عالمی نبی کے طور پر ہر قوم کو پیغام دینے کے لئے خدا کی طرف سے چنے گئے تھے۔

پس پہلے بھی جب میں دورے پر حاضر ہوا تھا، ذاتی طور پر ایک مجلس میں یہ سوال اُٹھایا گیا کہ آپ ایسے آدمیوں کو بھیج دیتے ہیں جو امریکہ کا مزاج نہیں سمجھتے۔ میں نے اُن سے کہا کہ وہ

محمد مصطفی صلی اللہ علیہ وسلم کا مزاج

سمجھتے ہیں کہ نہیں؟ مجھے صرف اس میں دلچسپی ہے۔ اگر محمد مصطفی صلی اللہ علیہ وسلم کا مزاج سمجھنے والے تمہارے سامنے حاضر ہوتے ہیں تو امریکن مزاج سمجھتے ہوں یا نہ سمجھتے ہوں، جاپانی مزاج سمجھتے ہوں یا نہ سمجھتے ہوں، افریقن مزاج سمجھتے ہوں یا نہ سمجھتے ہوں، لازماً وہ اس بات کے اہل ہیں کہ وہ تمہاری تربیت کر سکیں۔ تمہارے مزاج اگر بگڑ جائیں گے تو اسلام کہاں کہاں تمہارے ان بگڑے ہوئے مزاجوں کی پیروی کرتا پھرے گا۔ اگر تمہاری سوچیں ٹیڑھی ہو چکی ہوں گی اور مقامی بن گئی ہوں گی، کہاں کہاں اسلام ٹیڑھا ہو کر تمہاری سوچوں کی پیروی کرتا پھرے گا۔ تمہیں ان ٹیڑھی سوچوں کو چھوڑنا ہوگا اور اس مرکزی بنیادی مزاج کی طرف آنا ہوگا جو محمد مصطفی صلی اللہ علیہ وسلم کا مزاج ہے۔ اسی لئے واضح طور پر قرآن کریم نے سورۃ طٰہٰ میں فرمایا: کہ جب دُنیا کے تکبر توڑ دیئے جائیں گے جب عظیم طاقتوں کو ملیا میٹ کر دیا جائے گا۔ ہموار کر دیا جائے گا، يَوْمَئِذٍ يَتَّبِعُونَ الدَّاعِيَ لَا عِوَجَ لَهُ (۱۰۹ : ۲۰) تب دُنیا اس بات کی اہل ہوگی کہ میرے محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) اس داعی کی پیروی کر سکے۔ اس میں کوئی کجی نہیں ہے۔ تم چاہتے ہو کہ اسلام تمہاری کجیوں کی پیروی کرے۔ تمہارے مطابق اپنا مزاج بدلنا شروع کر دے یہ نہیں ہو سکتا۔ کسی قوم کو یہ اجازت نہیں دی جائے گی کہ اسلام کے عالمی مزاج کو قومی مزاج میں تبدیل کرنے کی کوشش کرے۔ اسی طرح جاپانیوں نے ہر مذہب کا حلیہ بگاڑا۔ آج بھی بڑے فخر سے کہتے ہیں کہ جو مذہب جاپان میں داخل ہوا ہم نے اُس کو JAPANISE (جاپانی) کر دیا۔ یعنی بدھ ازم کو بھی جاپانائیز کے طور پر اپنایا اور کنفیوازم (CONFUCIANISM) کو بھی جاپانائیز کے طور پر اپنایا اور ٹاؤازم (TAOISM) کو بھی جاپانائیز کے طور پر اپنایا اور آج اسلام کو بھی جاپانائیز کے طور پر اپنا رہے ہیں۔ چنانچہ

جاپان کا ایک مسلمان لیڈر مجھے ملا

اور اُس سے مَیں نے پوچھا کہ بتائیں کہ اسلام کو آپ جس طرح جاپانائیز کر رہے ہیں اُس کی مثال دیں۔ کہنا ہے۔ مثلاً ہم نے وہاں شراب حلال کر دی۔ سؤر حلال کر دیا ہے۔ سب جاپانی مسلمانوں کو ہم کہتے ہیں کہ یہ پُرانے زمانے کی باتیں تھیں۔ جاپانی مزاج کے مطابق ہم سؤر اور شراب کے بغیر رہ ہی نہیں سکتے۔ اس لئے اسلام کو بدلنا ہوگا۔ اس طرح تو اسلام ہزارہا ملکوں اور قوموں میں تقسیم ہو جائیگا۔ وہ وحدتِ ملّی کہاں رہی جس کی طرف لوگوں کو بلایا جا رہا تھا۔ وہ ایک پیغام کہاں چلا گیا جس کی طرف سارے انسانوں کو دعوت دی جا رہی ہے۔ دُنیا اُن تاریک زمانوں کی طرف واپس لوٹ جائے گی جب ملکی نبی ملکی پیغام لے کر آیا کرتے تھے۔ ملکی مزاج کو ملحوظ رکھا کرتے تھے۔ اس لئے ان باتوں کو خوب سمجھیں اور پلّے باندھ لیں۔ یہ مضمون بہت وسیع اور لمبا ہے۔ مَیں اب اس بات کو مختصر کرتا ہوں۔ کیونکہ آج اس کے بعد شوریٰ کی کارروائی بھی ہونی ہے۔ اللہ آپ کو اپنی حفاظت میں رکھے۔ خدا آپ کو اپنی خالص محبت عطا کرے کیونکہ سب ضمانتوں سے بڑھ کر سب ضمانتوں کی جان خدا کی محبت ہے۔ یہ محبت آپ کے دل میں پیدا ہوگئی تو مجھے آپ کے بارے میں کوئی خطرہ نہیں رہے گا۔ میری ساری فکر دُور ہو جائے گی۔ مَیں کامل اطمینان رکھوں گا کہ مَیں آپ کو خدا کی حفاظت میں چھوڑ کر جا رہا ہوں۔ لیکن اگر آپ نے اس محبت کو مغلوب ہونے دیا اس محبت پر آنچ آنے دی تو میری ساری نصیحتیں ہوا میں بکھر جائیں گی۔ میرے سارے غم قائم رہیں گے ہمیشہ مَیں آپ کے بارے میں فکروں میں مبتلا رہونگا۔

خدا کی خاطر ایک ہو جائیں

خدا سے اپنا پیار بڑھائیں۔ مجھ سے اگر پیار کرتے ہیں تو محض خدا کی خاطر کریں۔ پھر آپ کو دُنیا کی کوئی طاقت نقصان نہیں پہنچا سکتی۔ پھر آپ کی جمعیت ہمیشہ قائم رہے گی، پھر آپ پھولیں گے، پھلیں گے اور بڑھیں گے اور کوئی دُنیا کی طاقت آپ کو سمیٹ نہیں سکے گی۔ آپ کے پیغام میں وہ عظمت پیدا ہو جائے گی جس میں خدا کی محبت غیر معمولی کشش پیدا کرتی ہے آپ وہ آسمانی آواز ہو جائیں گے جو زمینی طاقتوں کے مقابل پر غالب آئے گی اور زمین پر جھکنے والوں کو آپ اُٹھائیں گے اور آسمان کی بلندیوں پر لے جائیں گے۔ خدا کرے کہ ایسا ہی ہو۔

خطبہ ثانیہ :-

چند مرحومین کی نمازِ جنازہ غائب

کی درخواست کی گئی ہے اور اس میں بہت سے مخلصین سلسلہ کارکن بھی شامل ہیں۔ ان میں بعض ایک وقت میں واقفینِ زندگی بھی رہے۔ ان سب کی نمازِ جنازہ غائب، نمازِ جمعہ اور نمازِ عصر، جو جمع ہوں گی، کے بعد پڑھائی جائے گی۔

پہلا نام ہے مکرم ملک عطاء الرحمٰن صاحب سابق مبلغ فرانس جو چند روز قبل جرمنی میں وفات پا گئے۔ دوسرے ڈاکٹر کیپٹن بشیر احمد صاحب ربوہ میں وفات پا گئے ہیں۔ اور ان کے ایک بھائی جو دفتر پرائیویٹ سیکرٹری میں بہت مدت تک عمدگی سے اور اخلاص کے ساتھ کام کرتے رہے، مکرم محمد احمد صاحب وہ بھی تھوڑا عرصہ پہلے وفات پا گئے ہیں تو اوپر کے اس خاندان میں یہ دو موتیں ہوئی ہیں اور اس کے علاوہ ان کے ایک اور عزیز محمد شفیع صاحب بھی ہیں، سیالکوٹ میں وفات پا گئے۔ اس کے علاوہ ہمارے ایک بہت مخلص، فدائی کارکن جو سلسلے کی خدمت میں ہمیشہ پیش پیش رہے، صوفی رحیم بخش صاحب، جو ہمارے وقفِ جدید کے ایک پُرانے ساتھی، صوفی خدا بخش صاحب کے بھائی تھے، لندن میں کل اطلاع ملی ہے کہ دِل فیل ہونے کے باعث وفات پا گئے ہیں۔ تو ان سب کی نمازِ جنازہ غائب جمعہ اور عصر کی نمازوں کے بعد ہوگی۔

ولادت

اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے مورخہ ۳/۳/۸۸ کو مکرم منور احمد صاحب بی اے نائب صدر جماعتِ احمدیہ موسیٰ بنی مائنز (بہار) کو بیٹی سے نوازا ہے۔ جس کا نام سیدنا حضرت امیر المومنین ایدکم اللہ تعالیٰ نے "قدسیہ نصرت" تجویز فرمایا ہے۔ موصوف اعانت بدر میں پانچ روپے ادا کرکے قارئین سے دُعا کی درخواست کرتے ہیں کہ مولیٰ کریم عزیزہ نومولودہ کو بلند اقبال اور نیک، صالحہ و خادمہ دین بنائے۔ آمین خاکسار۔ سید قیام الدین برق مبلغ سلسلہ موسیٰ بنی مائنز (بہار)

قرار دادِ تعزیت

بر وفات محترمہ صاحبزادی سعدیہ عصمت صاحبہ

منجانب مجلس عاملہ احمدیہ مسلم ایسوسی ایشن یو کے

ممبران مجلس عاملہ احمدیہ مسلم ایسوسی ایشن یو۔کے محترمہ صاحبزادی سعدیہ عصمت صاحبہ کی اندوہناک وفات پر گہرے رنج و غم کا اظہار کرتے ہیں۔ ہمارے پیارے آقا سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الرابع ایدہُ اللہ تعالیٰ بنصرہٖ العزیز، حضرت سیدہ بیگم صاحبہ اور محترمہ صاحبزادی سعدیہ عصمت صاحبہ کی والدہ محترمہ صاحبزادی فوزیہ احمد صاحبہ کو اس المناک سانحہ وفات سے جو شدید اور گہرا صدمہ پہنچا ہے اس میں ہم برابر کے شریک ہیں۔ مرحومہ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی مبشر اولاد میں سے آخری نشانی حضرت سیدہ نواب امۃ الحفیظ بیگم صاحبہ مرحومہ کی نواسی اور محترم صاحبزادہ مرزا رشید احمد صاحب مرحوم کے پوتے مکرم صاحبزادہ مرزا نعمان احمد صاحب کی اہلیہ تھیں۔ امریکہ میں مقیم تھیں کہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے اچانک بُلاوا آگیا۔ اور حرکت قلب بند ہو جانے کی وجہ سے گذشتہ دنوں اللہ تعالیٰ کو پیاری ہو گئیں۔ محترمہ صاحبزادی فوزیہ احمد صاحبہ کے میاں مکرم صاحبزادہ مرزا شمیم احمد صاحب چند سال ہوئے جاپان میں جہاں وہ اپنی ملازمت کے سلسلہ میں مقیم تھے وفات پا گئے تھے۔ اور حضرت سیدہ نواب امۃ الحفیظ بیگم صاحبہ کی وفات پچھلے سال ہوئی تھی۔ اس لحاظ سے محترمہ صاحبزادی سعدیہ عصمت صاحبہ کی وفات خاندان سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے لئے تیسرا عظیم صدمہ ہے۔ اس صدمہ سے ہمارے دل مغموم ہیں۔ اور آنکھیں آنسو بہاتی ہیں مگر زبان سے وہی الفاظ نکلتے ہیں جو ہمارے پیارے آقا سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فرمائے تھے یعنی ؎

بُلانے والا ہے سب سے پیارا
اسی پہ اے دِل تو جاں فدا کر

اللہ تعالیٰ سے دُعا ہے کہ وہ مرحومہ کو اپنی پیار کی چادر میں لپیٹ کر ان کے درجات کی بلندی فرمائے نیز ان کی والدہ محترمہ صاحبزادی فوزیہ احمد صاحبہ۔ حضور اقدس ایدہ اللہ، حضرت سیدہ بیگم صاحبہ، ان کے میاں مکرم صاحبزادہ مرزا نعمان احمد صاحب اور ہم سب کو صبر جمیل عطا کرے۔ آمین

ہم ہیں ممبران مجلس عاملہ احمدیہ مسلم ایسوسی ایشن یو۔کے

اعلاناتِ نکاح اور تقریبِ شادی و رخصتانہ

(۱) :- مورخہ ۷/۲/۸۸ کو بعد نماز عصر مکرم مولوی بشیر احمد صاحب خادمؔ نے مکرم محمد احسن صاحب ابن مکرم مستری محمد حسین صاحب درویش مرحوم قادیان کا نکاح عزیزہ رفعت سلطانہ صاحبہ بنت مکرم انوار محمد صاحب راٹھ ہمیر پور کے ساتھ احمدیہ مسجد راٹھ میں مبلغ پندرہ ہزار روپے حق مہر پر پڑھا۔ ازاں بعد تقریب شادی و رخصتانہ عمل میں آئی مورخہ ۱۲/۲/۸۸ کو دعوتِ ولیمہ کا انتظام کیا گیا۔ جس میں چارصد کے قریب مرد و زن مدعو تھے۔ اس خوشی میں مکرم محمد احسن صاحب /۱۵ روپے اعانت بدر میں ادا کرکے اس رشتہ کے ہر جہت سے بابرکت اور مثمر بہ ثمرات حسنہ ہونے کے لئے دُعا کی درخواست کرتے ہیں۔ (ادارہ)

(۲) :- مورخہ ۲۲/۲/۸۸ کو بمقام کبیرا عزیزہ خدیجہ بیگم بنت مکرم نامدار علی صاحب ملا ساکن کبیرا (بنگال) کا نکاح عزیز نور محمد منڈل ابن مکرم حاجی انصار علی صاحب ساکن بتھاری (بنگال) کے ساتھ مبلغ /۱۵۰۰ روپے حق مہر پر مکرم مولوی سلطان احمد صاحب ظفر مبلغ کلکتہ نے پڑھا۔ اسی خوشی میں مکرم دین محمد صاحب اور مکرم نامدار علی صاحب نے دس، دس روپے اعانت بدر میں ادا کئے ہیں۔ قارئین سے اس رشتہ کے بابرکت ہونے کے لئے دُعا کی درخواست ہے۔

خاکسار۔ عبد الرؤف
مُعلّم وقفِ جدید

قسط سوئم (آخری)

صداقت حضرت امام مہدی علیہ السلام

از روئے نشانات سورج گرہن و چاند گرہن

تقریر محترم حافظ صالح محمد الہ دین صاحب پروفیسر شعبہ ہیئت عثمانیہ یونیورسٹی حیدرآباد بر موقعہ جلسہ سالانہ قادیان ۱۹۸۷ء

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا انعامی چیلنج

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اپنی کتاب نور الحق حصہ دوم میں یہ بھی فرمایا ہے کہ اگر کوئی شخص اس نشان کی مثیل پیش کر سکے تو اُسے ہزار روپیہ انعام دیا جائے گا۔ چنانچہ آپ تحریر فرماتے ہیں:-

"کیا تم ڈرتے نہیں کہ تم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیث کو جھٹلایا حالانکہ اس کا صدق چاشت گاہ کے آفتاب کی طرح ظاہر ہو گیا۔ کیا تم اس کی نظیر پہلے زمانوں میں سے کسی زمانہ میں پیش کر سکتے ہو۔ کیا تم کسی کتاب میں پڑھتے ہو کہ کسی شخص نے دعویٰ کیا کہ میں خدا تعالیٰ کی طرف سے ہوں اور پھر اس کے زمانہ میں رمضان میں چاند اور سورج کا گرہن ہوا جیسا کہ اب تم نے دیکھا۔ پس اگر پہچانتے ہو تو بیان کرو۔ اور تمہیں ہزار روپیہ انعام ملے گا۔ اگر ایسا کر دکھاؤ۔ پس ثابت کرو اور یہ انعام لے لو اور میں خدا تعالیٰ کو اس عہد پر گواہ ٹھہراتا ہوں اور تم بھی گواہ رہو اور خدا سب گواہوں سے بہتر ہے۔ اور اگر تم ثابت نہ کر سکو اور ہرگز ثابت نہ کر سکو گے تو اُس آگ سے ڈرو جو مفسدوں کے لئے تیار کی گئی ہے۔" (نور الحق حصہ دوم)

آنحضرت صلعم کے پیار کا اظہار

حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے تھے کہ حدیث شریف میں "مہدینا" "ہمارا مہدی" کے الفاظ آتے ہیں جن میں بہت پیار کا اظہار ہے جو رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو اپنے آنے والے مہدی سے تھا۔ دوسری حدیث سے یہ بھی معلوم ہوتا ہے کہ حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اُن کو اپنا سلام بھیجا اور فرمایا کہ اگر برف کے پہاڑوں پر سے بھی جانا پڑے۔ تو جانا اور ان کی بیعت کرنا۔ چنانچہ حدیث شریف میں آتا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:-

"اللہ کا خلیفہ المہدی ظاہر ہو گا۔ اگر تمہیں برف کے پہاڑوں پر سے گھٹنوں کے بل گھسیٹ کر جانا پڑے تو تم جا کر اس مہدی کو میرا سلام پہنچانا اور اس کی بیعت کرنا کیونکہ وہ مہدی خدا کا خلیفہ ہو گا۔"

(سنن ابن ماجہ جلد ۲ ظہور مہدی کا بیان۔ اخبار بدر ۲۴ مئی ۱۹۸۸ء)

بزرگانِ اُمت آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا سلام حضرت امام مہدی علیہ السلام کو پہنچانے کی آرزو رکھتے تھے چنانچہ تیرھویں صدی کے مجدد حضرت سید احمد صاحب بریلوی رحمۃ اللہ علیہ کے دربار میں شاعر حضرت مومن دہلوی نے اپنی دلی آرزو کا اظہار روح پرور انداز میں اس شعر کے ذریعہ کیا ہے:-

زمانہ مہدی موعود کا پایا اگر مومنؔ
تو سب سے پہلے تو کہیو سلام پاک حضرت کا

(چودھویں صدی کی غیر معمولی اہمیت از محترم مولانا دوست محمد صاحب شاہد صفحہ ۱۲)

آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو اپنے مہدی سے خاص محبت تھی تو دوسری طرف حضرت امام مہدی علیہ السلام کو اپنے آقا و مطاع حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے بے حد عشق تھا۔ آپ فرماتے ہیں:-

یا حِبّ انّک قد دخلت محبۃ
فی مھجتی و مدارکی و جنانی
من ذکر وجھک یا حدیقۃ بھجتی
لم اخل فی لحظ ولا فی آن
جسمی یطیر الیک من شوق علا
یا لیت کانت قوۃ الطیران

جان و دلم فدائے جمال محمدؐ است
خاکم نثار کوچۂ آلِ محمدؐ است
دیدم بعینِ قلب و شنیدم بگوشِ ہوش
در ہر مکاں ندائے جمال محمدؐ است
بعد از خدا بعشقِ محمدؐ مخمرم
گر کفر ایں بود بخدا سخت کافرم

وہ پیشوا ہمارا جس سے ہے نور سارا
نام اُس کا ہے محمدؐ دلبر مرا یہی ہے
اُس نور پر فدا ہوں اُس کا ہی میں ہوا ہوں
وہ ہے میں چیز کیا ہوں بس فیصلہ یہی ہے
دلبرا مجھکو قسم ہے تیری یکتائی کی
آپ کو تیری محبت میں بھلا یا ہم نے
بخدا دل سے مرے مٹ گئے سب غیروں کے نقش
جب سے دل میں یہ ترا نقش جمایا ہم نے
دیکھ سکتا ہی نہیں میں ضعفِ دینِ مصطفیٰ
مجھ کو کر اے میرے سلطاں کامیاب و کامگار

یا رب صلّ علیٰ نبیّک دائمًا
فی ھذہ الدنیا و بعث ثان

پیارے بھائیو! اس فانی فی الرسول کے ذریعہ اس مادیت کے دَور میں دُنیا نے ایک مامور من اللہ کے درد بھرے دل کی تڑپتی ہوئی آواز سُنی ہے جو اُسے اپنے خالق و مالک خدا کی طرف بلاتی ہے جیسا کہ آپ فرماتے ہیں:-

"کیا بدبخت وہ انسان ہے جس کو اب تک یہ پتہ نہیں کہ اُس کا ایک خدا ہے جو ہر ایک چیز پر قادر ہے۔ ہمارا بہشت ہمارا خدا ہے۔ ہماری اعلیٰ لذات ہمارے خدا میں ہیں کیونکہ ہم نے اُس کو دیکھا اور ہر ایک خوبصورتی اُس میں پائی۔ یہ دولت لینے کے لائق ہے اگرچہ جان دینے سے ملے اور یہ لعل خریدنے کے لائق ہے اگرچہ تمام وجود کھونے سے حاصل ہو۔ اے محرومو! اس چشمہ کی طرف دوڑو کہ وہ تمہیں سیراب کریگا۔ یہ زندگی کا چشمہ ہے جو تمہیں بچائیگا۔ میں کیا کروں اور کس طرح اس خوشخبری کو دلوں میں بٹھا دوں اور کس دف سے میں بازاروں میں منادی کروں کہ تمہارا یہ خدا ہے تا لوگ سُن لیں اور کس دوا سے میں علاج کروں تا سننے کے لئے لوگوں کے کان کھلیں۔" (کشتی نوح)

آپ ہی وہ مسیح موعود اور مہدی معہود ہیں جنکی تعریف میں حدیث شریف میں آیا ہے کہ اگر ایمان ثریا پر ہو گا تب بھی وہ موعود وہاں سے اُسے لے آئیں گے۔ آپ ہی وہ بابرکت وجود ہیں جو موجودہ کٹھن زمانہ میں دُنیا کیلئے عافیت کا حصار ہیں۔ آپ ہی وہ مبارک وجود ہیں جن کے حق میں سرورِ کائنات آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی عظیم الشان پیشگوئی سورج چاند گرہن کے متعلق شان و شوکت کے ساتھ پوری ہو گئی اور جن کو سیدنا و مولانا آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنا سلام پاک بھیجا۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے حلفیہ اعلانات

بالآخر میں اس ضمن میں سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے حلفیہ اعلانات پیش کرتا ہوں۔ آپ فرماتے ہیں:-

"میرے ہی زمانہ میں رمضان کے مہینہ میں کسوف خسوف ہوا میرے ہی زمانہ میں ملک پر موافق احادیث صحیحہ اور قرآن شریف اور پہلی کتابوں کے طاعون آئی۔ اور میرے ہی زمانہ میں نئی سواری یعنی ریل جاری ہوئی اور میرے ہی زمانہ میں میری پیشگوئیوں کے مطابق خوفناک زلزلے آئے تو پھر کیا تقویٰ کا مقتضا نہ تھا کہ میری تکذیب پر دلیری نہ کی جاتی؟ دیکھو میں خدا تعالیٰ کی قسم کھا کر کہتا ہوں کہ ہزاروں نشان میری تصدیق کے ظاہر ہوئے ہیں اور ہو رہے ہیں اور آئندہ ہوں گے اگر یہ انسان کا منصوبہ ہوتا تو اس قدر تائید اور نصرت اسکی ہرگز نہ ہوتی۔" (حقیقۃ الوحی صفحہ ۱۹۵)

نیز آپ فرماتے ہیں:-

"اور میں کبھی خدا تعالیٰ کی قسم کھا کر کہتا ہوں کہ میں مسیح موعود ہوں اور وہی ہوں جس کا نبیوں نے وعدہ کیا ہے۔ میرے نسبت اور میرے زمانہ کی نسبت توریت اور انجیل اور قرآن شریف میں خبر موجود ہے کہ اس وقت آسمان پر خسوف کسوف ہو گا اور زمین پر سخت طاعون پڑے گی۔" (دافع البلاء صفحہ ۱۸)

نیز آپ فرماتے ہیں:-

"مجھے اس خدا کی قسم ہے جس کے ہاتھ میں میری جان ہے کہ اُس نے میری تصدیق کے لئے آسمان پر یہ نشان ظاہر کیا ہے اور اس وقت ظاہر کیا ہے جبکہ مولویوں نے میرا نام دجال اور کذاب اور کافر بلکہ اکفر رکھا تھا۔ یہ وہی نشان ہے جس کی نسبت آج سے بیس برس پہلے براہین احمدیہ میں دعویٰ دیا گیا تھا اور وہ یہ ہے قل عندی شھادۃ من اللہ فھل انتم مؤمنون۔ قل عندی شھادۃ من اللہ فھل انتم مسلمون۔ یعنی اُن کو کہہ دے کہ میرے پاس خدا کی ایک گواہی ہے۔ کیا تم اُس کو مانو گے یا نہیں۔ پھر اُن کو کہہ دے کہ میرے پاس خدا کی ایک گواہی ہے کیا تم اُس کو قبول کرو گے یا نہیں۔ یاد رہے کہ اگرچہ میری تصدیق کے لئے خدا تعالیٰ کی طرف سے بہت گواہیاں ہیں اور ایک سو سے زیادہ پیشگوئی ہے جو پوری ہو چکی جن کے لاکھوں انسان گواہ ہیں۔ مگر اس الہام میں اس پیشگوئی کا ذکر بطور تخصیص کے لئے ہے۔ یعنی مجھے ایسا نشان دیا گیا ہے جو آدم سے لے کر اس وقت تک کسی کو نہیں دیا گیا۔ غرض میں خانہ کعبہ میں کھڑا ہو کر قسم کھا سکتا ہوں کہ یہ نشان میری تصدیق کے لئے ہے۔"

(تحفہ گولڑویہ صفحہ ۵-۳۳)

اللّٰھم صلّ علیٰ محمد و آل محمد۔ و آخر دعوانا ان الحمد للّٰہ رب العالمین ۔

سالانہ کانفرنس کیرالہ بقیہ صفحہ ۱ خطبہ استقبالیہ کا شکریہ ادا کرنے کے بعد فرمایا کہ اللہ تعالیٰ کا بہت بڑا احسان ہے کہ اس نے اپنی پیشگوئیوں اور بشارتوں کے مطابق حضرت امام مہدی علیہ السلام کو مبعوث فرمایا اور ہمیں ان کو قبول کرنے کی توفیق عطا فرمائی۔ ہم سب آپ کی محبوب سے منسلک ہونے کی وجہ سے باہمی پیار و محبت کے رشتہ میں منسلک ہیں۔ ضرورت اس امر کی ہے کہ ہمارے اندر اسمعوا و اطیعوا کے موقعانہ جذبہ کے تحت اطاعت گزاری کے ساتھ کام کرنے کا روح ہونی چاہیئے۔ جو باتیں نظام سلسلہ کی طرف سے ہمارے سامنے پیش کی جاتی ہیں وہ یقیناً قرآن مجید کی تعلیم اور حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی ہدایت کے مطابق ہی ہوں گی ہمیں خدا کی رضا کی خاطر ان کی تمام باتوں پر عمل کرنے کی ضرورت ہے۔

اس خطاب کے بعد مختلف امور کے بارے میں غور و فکر کے فیصلے کئے گئے۔

مسجد فضل کا افتتاح

الحمد للہ کہ وانیمبلم میں ایک باموقعہ مقام پر مکرم سی۔ کے علوی صاحب اور ان کے افراد خاندان کی قربانیوں کے نتیجہ میں ایک خوبصورت مسجد تعمیر ہوئی ہے۔

مورخہ ۲۷/۲/۸۸ کو ۱۲ بجے کے قریب محترم صاحبزادہ صاحب نے اس مسجد کا افتتاح فرمایا۔ آپ نے تعمیر کعبہ کے موقعہ پر حضرت ابراہیم علیہ السلام اور حضرت اسماعیل علیہ السلام کی دعاؤں کا ذکر کرتے ہوئے ان دعاؤں کے فلسفہ پر تفصیل سے روشنی ڈالی اور نو تعمیر شدہ مسجد کو آباد رکھنے کی طرف توجہ دلائی نیز بیرونی مقامات پر مساجد تعمیر کرنے کے سلسلہ میں حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کی تحریک میں بھی بڑھ چڑھ کر حصہ لینے کی تلقین فرمائی۔

اس خطاب کے بعد مکرم صدیق امیر علی صاحب، مکرم حافظ صالح محمد الٰہ دین صاحب اور مکرم مولوی محمد ابوالوفا صاحب انچارج مبلغ کیرالہ نے مناسب موقعہ اپنے جذبات اور خیالات کا اظہار کیا۔

حضرت اقدس ایدہ اللہ کا پیغام

اس مسجد کے افتتاح کے موقعہ پر سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ نے ازراہ کرم مندرجہ ذیل پیغام ارسال فرمایا:۔

پیارے برادرم سی۔ کے علوی صاحب
صدر جماعت احمدیہ وانیمبلم۔

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ'

آپ کے خط سے پڑھ کر خوشی ہوئی کہ کہ خدا تعالیٰ کے فضل سے کیرالہ کی مسجد پایۂ تکمیل کو پہنچ گئی ہے۔ اللہ تعالیٰ اسے اپنے علاقہ کے لئے توحید خداوندی کے انتشار کا منبع بنا دے اور بہتوں کے لئے ہدایت و نور کا سرچشمہ بنا دے۔ اِنَّ الْمَسَاجِدَ لِلّٰهِ فَلَا تَدْعُوْا مَعَ اللّٰهِ اَحَدًا ایک وسیع مضمون پر مشتمل ہے۔ اس کا مطلب صرف یہ نہیں کہ وہاں خدا کے سوا کسی بت کو نہ پکارو۔ مساجد میں تو بتوں کو پکارا ہی نہیں جاتا۔ اس لئے اس کا مطلب یہ ہے کہ مسجد میں جاؤ تو خالصتاً خدا تعالیٰ کے لئے ہو جاؤ۔ اور اسی کے ہو کر رہ جاؤ۔ اسی کے لئے وہاں بیٹھو۔ اور وہاں تمہارے سب اعمال اسی کے لئے ہوں۔ آپس میں گپ بازی اور ایک دوسرے کے بارے میں چغلی وغیرہ سے پرہیز کرو۔ سیاست کے اڈے نہ بناؤ وغیرہ۔

اللہ تعالیٰ آپ سب کو مساجد کی نعمت سے کما حقہٗ متمتع ہونے کی توفیق بخشے۔ اللہ تعالیٰ آپ سب کا حامی و ناصر ہو۔ آپ سب کو بہت بہت مبارک ہو۔ آمین۔

والسلام
خاکسار مرزا طاہر احمد خلیفۃ المسیح الرابع

کانفرنس کا افتتاح

اسی روز شام کو ۱/۲ ۵ بجے محترم صدیق امیر علی صاحب کی زیر صدارت مکرم عبد اللطیف صاحب کی تلاوت قرآن مجید کے ساتھ کانفرنس کا آغاز ہوا۔ سب سے پہلے مکرم ڈاکٹر منصور احمد صاحب نائب امیر نے جماعت احمدیہ کیرالہ کی خوش کن تبلیغی مساعی کا مختصر جائزہ پیش کیا۔ بعدہٗ محترم صاحبزادہ صاحب نے تمام مقررین اور سامعین کو خوش آمدید کہا اور پھر محترم صاحبزادہ صاحب نے افتتاحی خطاب فرمایا جس میں آپ نے مسیح موعود و مہدی معہود علیہ السلام کی بعثت، عقائد اور عظیم الشان علمی خدمات کا دلنشین پیرائے میں تذکرہ کرنے کے بعد قیام جماعت احمدیہ کے اغراض و مقاصد پر روشنی ڈالی اور نہایت درد بھرے الفاظ میں عامۃ المسلمین کو دعوت دی کہ خدا تعالیٰ جماعت احمدیہ کو پچھلے ایک سو سال سے اسلام اور قرآن مجید کی خدمت کے جو مواقع عطا فرما رہا ہے وہ بھی اس کارِ خیر میں جماعت احمدیہ کے ساتھ تعاون کریں اور باہم متحد ہو کر اسلام کی صحیح تعلیم کو دنیا میں پھیلائیں۔

صاحبزادہ صاحب کی اس بصیرت افروز تقریر کے بعد صاحب صدر نے بتایا کہ آخری زمانہ میں مبعوث ہونے والے جس موعود اقوام عالم کا تمام اہل مذاہب اپنی اپنی مذہبی کتابوں کی پیشگوئیوں کی روشنی میں انتظار کر رہے ہیں خدا تعالیٰ نے اس موعود کو بانی سلسلہ احمدیہ کے وجود میں مبعوث فرمایا ہے جن کی صداقت کے دلائل آج اور کل کے اجلاس میں بیان کئے جائیں گے۔ ان دلائل پر غور و فکر کرنے کی میں اپنے غیر از جماعت بھائیوں سے عاجزانہ درخواست کرتا ہوں۔

اس کے بعد مکرم مولوی محمد اسمٰعیل صاحب مبلغ سلسلہ احمدیہ نے وفات مسیح ناصری اور نزول مسیح کے عنوان پر تقریر کی۔ آپ نے قرآن مجید، احادیث اور تاریخی شواہد کی روشنی میں حضرت عیسیٰؑ کی وفات ثابت کی۔ معاً بعد شدید بارش شروع ہو جانے کی وجہ سے یہ نشست برخواست کر دی گئی۔

تربیتی اجلاس اور بیعتیں

مورخہ ۲۸ فروری کو باجماعت نماز تہجد و نماز فجر کی ادائیگی کے بعد خاکسار نے مختلف تربیتی پہلوؤں کو مدنظر رکھتے ہوئے قرآن مجید کا درس دیا۔

ضروریات سے فارغ ہو کر احباب جماعت مسجد احمدیہ میں جمع ہوئے جہاں مکرم P.A کنجی موسیٰ صاحب کی زیر صدارت ایک تربیتی اجلاس منعقد ہوا۔ تلاوت قرآن مجید اور صدارتی تقریر کے بعد محترم مولوی احمد رشید صاحب نے مسجد احمدیہ وانیمبلم کے افتتاح سے متعلق اپنی ایک منظوم نظم سنائی۔ اس کے بعد مکرم مولوی محمد علوی صاحب مبلغ سلسلہ، مکرم این۔ عبد الرحیم صاحب اور مکرم عبد الرحمٰن صاحب ایڈیٹر ستیہ دوت نے مختلف تربیتی امور پر روشنی ڈالی۔ بعدہٗ مختلف مقامات سے آئے ہوئے ۱۸ افراد بیعت کر کے سلسلہ احمدیہ میں داخل ہوئے۔ اللہ تعالیٰ انہیں استقامت عطا فرمائے آمین۔ اس کے بعد محترم صاحبزادہ صاحب نے چند نکاحوں کا اعلان فرمایا۔ اور مناسب موقعہ ایک مؤثر تقریر فرمائی۔

کانفرنس کا اختتامی اجلاس

مورخہ ۲۸/۲/۸۸ کو شام کے چار بجے زیر صدارت محترم ڈاکٹر بی۔ منصور احمد صاحب نائب امیر جلسہ کا آغاز مکرم احمد سعید صاحب کی تلاوت قرآن مجید سے ہوا۔ جس میں مکرم ایم۔ عبد الرحمٰن صاحب ایڈیٹر ستیہ دوت، محترم حافظ صالح محمد الٰہ دین صاحب، خاکسار محمد عمر، مکرم مولوی محمد ابوالوفا صاحب اور مکرم مولوی محمد یوسف صاحب نے علی الترتیب اسلام اور مذہبی رواداری، ہستی باری تعالیٰ سائنس کی روشنی میں، صداقت حضرت مسیح موعود علیہ السلام، خلافت اور جماعت، حضرت رسول کریم صلعم کے ختم نبوت کے عنوانوں پر تقریریں کیں۔

آخر میں محترم صاحبزادہ صاحب نے اپنے اختتامی خطاب میں عالمی سطح پر جماعت احمدیہ کی کامیاب تبلیغی، تربیتی اور رفاہی سرگرمیوں پر سیر حاصل روشنی ڈالتے ہوئے سامعین کو جماعت احمدیہ کے لٹریچر کا مطالعہ کرنے اور شناخت حق کے لئے دعاؤں کے ذریعہ خدا تعالیٰ کی مدد حاصل کرنے کی طرف توجہ دلائی۔

مکرم ایم۔ عالی کوئیا صاحب جنرل سیکرٹری سنٹرل احمدیہ کمیٹی کی طرف سے شکریہ ادا کئے جانے کے بعد محترم صاحبزادہ صاحب نے پرسوز اجتماعی دعا کرائی جس کے ساتھ ہی یہ کانفرنس انتہائی کامیابی اور خیر و خوبی سے اختتام پذیر ہوئی۔ دونوں دنوں کے اجلاسات کی رپورٹیں اور تصاویر ساتھ ساتھ اخبارات میں شائع ہوتی رہیں جن سے پیغام احمدیت کی تشہیر میں بے حد مدد ملی۔ فالحمد للہ علیٰ ذالک۔

اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ اپنے فضل سے اس کانفرنس کو دوررس نتائج کا حامل بنائے۔ اور اس کے نتیجہ میں بہتوں کو قبول حق کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین۔

شکریہ اور درخواست دعا

خاکسار اپنے ان تمام کرم فرماؤں کا تہہ دل سے ممنون ہے جنہوں نے میرے چھوٹے بھائی عزیزم رشید ملک مرحوم کی علالت کے دوران عیادت اور عزیز کی وفات کے بعد ہم سے دلی تعزیت فرمائی۔ اللہ تعالیٰ سب کو جزائے خیر دے۔ آمین

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے ازراہِ شفقت ۸ جنوری کو لندن میں عزیز مرحوم کا جنازہ غائب پڑھایا اور مورخہ ۹ جنوری کو ربوہ میں محترم مولانا سلطان محمود انور صاحب ناظر اصلاح وارشاد نے نماز جنازہ پڑھائی۔ اس کے بعد بہشتی مقبرہ میں تدفین عمل میں آئی۔ بزرگان و احباب جماعت سے درخواست دعا ہے کہ مولا کریم عزیز مرحوم کو جنت الفردوس میں اپنے قرب میں جگہ دے۔ ان کے اہل و عیال کو صبر و استقامت بخشے اور درخشاں مستقبل عطا فرمائے۔ آمین۔

غمزدہ ملک محمود احمد برادر اکبر رشید ملک مرحوم مقیم سلطنت عمان

(●)

رمضان المبارک میں فدیۃ الصیام کی ادائیگی

از محترم امیر صاحب جماعت احمدیہ قادیان

جماعت مومنین کے لئے ایک بار پھر ان کی زندگیوں میں رمضان المبارک آرہا ہے۔ اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ انہیں ماہِ صیام کی برکات سے وافر حصہ عطا فرمائے اور ان کے روزے اور دیگر عبادات مقبول ہوں۔

رمضان شریف کے مبارک مہینے میں ہر عاقل و بالغ اور صحت مند مسلمان مرد و عورت کے لئے روزہ رکھنا فرض ہے۔ روزے کی فرضیت ایسی ہی ہے جیسے دیگر ارکان اسلام کی۔ البتہ جو مرد و عورت بیمار ہو نیز ضعفِ پیری یا کسی دوسری حقیقی معذوری کی وجہ سے روزہ نہ رکھ سکتا ہو اس کو اسلامی شریعت نے فدیۃ الصیام ادا کرنے کی رعایت دی ہے۔ اصل فدیہ تو یہ ہے کہ کسی غریب محتاج کو اپنی حیثیت کے مطابق رمضان المبارک کے روزے کے عوض کھانا کھلا دیا جائے اور بہ ضرورت یہ بھی جائز ہے کہ نقدی یا کسی اور طریق سے کھانے کا انتظام کر دیا جائے۔ تاکہ وہ رمضان المبارک کی برکات سے محروم نہ رہیں۔ بلکہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ایک فرمان کے مطابق روزہ دار دوستوں کو بھی جو استطاعت رکھتے ہوں فدیۃ الصیام دینا چاہیئے۔ تاکہ ان کے روزے قبول ہوں اور جو کمی کسی پہلو سے ان کے اس نیک عمل میں رہ گئی ہے وہ اس زائد نیکی کے صدقے پوری ہو جائے۔

پس ایسے احباب جماعت احمدیہ بھارت جو مرکز سلسلہ قادیان میں جماعتی انتظام کے تحت اپنے فدیۃ الصیام کی رقوم مستحق غرباء اور مساکین میں تقسیم کروانے کے خواہشمند ہوں وہ ایسی جملہ رقوم "امیر جماعت احمدیہ قادیان" کے پتہ پر ارسال فرمائیں۔ انشاء اللہ ان کی طرف سے اس کی مناسب تقسیم کا انتظام کر دیا جائے گا۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو رمضان المبارک شریف کی برکات سے زیادہ سے زیادہ فائدہ اٹھانے کی توفیق دے اور سب کے روزے اور دیگر عبادات قبول فرمائے۔ آمین۔

۲۹ رماہ رمضان کی اجتماعی دعا

جملہ احباب و خواتین کی اطلاع کے لئے یہ اعلان کیا جاتا ہے کہ رمضان المبارک کی ۲۹ر تاریخ کو قرآن کریم کا درس ختم ہونے پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اُن سب مجاہدین تحریک جدید کے لئے خاص طور پر اجتماعی دعا کرتے ہیں جو اس سے پہلے سال رواں کا چندہ تحریک جدید ادا کر دیتے ہیں۔ یہ اللہ تعالیٰ کے افضال و برکات اور رمضان المبارک میں حضور انور کی خاص دعائیں حاصل کرنے کا بہترین طریق ہے۔ لہٰذا جو مجاہدین تحریک جدید وسط رمضان تک سال رواں کا چندہ تحریک جدید ادا کر دیں ان کے اسماء سے فوری طور پر دفتر تحریک جدید قادیان کو اطلاع کی جائے تاکہ ان کے اسماء حضور انور کی خدمت میں بر وقت دعا کی غرض سے بھجوائے جا سکیں۔

تحریک جدید کی قربانیاں عالمگیر فتح اسلام کے لئے جہاد کبیر ہے اور تحریک جدید کا چندہ صدقہ جاریہ ہے۔ کیونکہ اس سے دنیا کے تمام ملکوں میں تبلیغ اسلام، مساجد کی تعمیر، ترجمہ قرآن کریم اور اسلامی لٹریچر کی اشاعت کا کام ہوتا ہے۔ دنیا کے تمام ممالک میں قائم ہونے والی جماعتیں مجاہدین تحریک جدید کی قربانیوں کا ہی ثمرہ ہیں۔ تحریک جدید کے ہر مجاہد کا نام دفتر اول و دوم سے اسلام کی تاریخ میں ہمیشہ زندہ رہے گا۔ موجودہ حالات متقاضی ہیں کہ ہم تحریک جدید کے مقاصد کی کامیابی کے لئے پُر خلوص دعائیں اور غیر معمولی قربانیاں پیش کریں۔

وکیل المال تحریک جدید قادیان

تحریک دعوت الی اللہ کی اہمیت

نظارت ہذا کی جانب سے حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی موصول شدہ ہدایات اسی طرح محترم ناظر صاحب خدمت درویشاں کی آمدہ ہدایات کی روشنی میں احباب جماعت و مبلغین کرام کو وقتاً فوقتاً ہدایات بھجوائی جاتی رہی ہیں۔ ان سے درخواست کی جاتی رہی ہے کہ دعوت الی اللہ و تبلیغی کاموں میں تیزی، وسعت اور پھیلاؤ پیدا کریں۔ اور احباب جماعت میں داعی الی اللہ کی تحریک کرتے رہیں۔ لیکن احباب تا حال اس امر کی طرف کما حقہ توجہ نہیں دے رہے۔ حال ہی میں سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ نے اپنی چٹھی نمبر ۱۲۶۶ / ۲۸-۲-۸۸ ، ۲۰۰ میں اس امر پر تشویش کا اظہار کیا ہے کہ اکثر احباب جماعت دعوت الی اللہ کے لئے خصوصی توجہ نہیں دے رہے ہیں۔

حضور ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے خطبہ جمعہ فرمودہ ۲۰ رنومبر ۱۹۸۷ء میں فرمایا:۔

"دعوت الی اللہ کا کام نہ کرنے والے مجرم تو نہیں بلکہ گنہگار ضرور ہیں۔ دل اسلام کی طرف مائل ہو رہے ہیں۔ ان حالات کے باوجود سعادت سے محروم رہنا معقول بات نہیں ہے۔ مجالس عاملہ کی ماہوار منعقدہ میٹنگز میں مہینہ میں ایک بار دعوت الی اللہ کے کام کا جائزہ لیں .... خلیفہ وقت کی ہدایت پر عمل نہ کرنا باغیانہ رویہ ہے۔"

نیز فرمایا:۔

"اللہ تعالیٰ نے آپ کو صدی کے سنگم پر پیدا کیا ہے اور اسلام کے غلبہ کے کام کے لئے آپ کو چنا گیا ہے۔ اپنی اس خوش نصیبی پر ناز کریں اور دعوت الی اللہ کا کام تیزی سے کریں ...." (النصر۔ لندن ۱۵ر جنوری ۱۹۸۸ء)

اُمید ہے کہ احباب جماعت اور مبلغین کرام حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کے منشاء مبارک کے مطابق دعوت الی اللہ کی طرف خصوصی توجہ دیں گے۔ اور سب احباب جماعت ایک منظم رنگ میں زیادہ فعال اور تیزی کے ساتھ اپنی تبلیغی و تربیتی مساعی کی طرف متوجہ ہوں گے تبلیغ اسلام کا جوش اور جذبہ نہ صرف اپنے اندر پیدا کریں گے بلکہ احباب جماعت کو بھی دعوت الی اللہ کے جذبہ سے سرشار کریں گے۔

جزاکم اللہ خیراً۔

اللہ تعالیٰ آپ کو اس کی توفیق دے اور تبلیغی مساعی، خدمات دینیہ کو زیادہ سے زیادہ مفید و ثمر آور بنائے۔ آمین۔

قائمقام ناظر دعوت و تبلیغ

مجالس خدام الاحمدیہ متوجہ ہوں

جملہ قائدین مجالس خدام الاحمدیہ بھارت کی اطلاع کے لئے اعلان کیا جاتا ہے کہ

(۱) کوئی بھی چندہ خواہ مجالس کا لازمی چندہ ہو یا امانت وغیرہ کی غرض سے ہو، مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ قادیان کی رسید بک کے بغیر ہرگز وصول نہ کیا جائے۔ اور وصول شدہ چندہ کا ہر مجلس میں ایک روزنامچہ پر ریکارڈ رکھا جائے۔

(۲) مجلس کے لازمی چندہ کے علاوہ اگر امانت کی غرض سے کوئی چندہ لینا مقصود ہو تو اس کے لئے پہلے دفتر مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ سے اجازت حاصل کی جائے کہ کس قدر رقم کس غرض کے لئے درکار ہے۔

نوٹ:۔ یاد رہے کہ معیار انعام خصوصی مجالس خدام الاحمدیہ بھارت ۸۸-۱۹۸۷ء میں شق نمبر ۴۳ کے تحت سہ ماہی میں حساب آڈٹ کروانا لازمی ہے۔

صدر مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ قادیان

اظہار تشکر

الحمد للہ کہ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نیز اور بزرگان و احباب جماعت کی دعاؤں کے طفیل میرے نور نظر ڈاکٹر نعیم احمد سلمہٗ نے M.R.C.P (ENGLAND) کے امتحان میں کامیابی حاصل کر لی ہے۔ جس کے لئے میں اپنے مولا کا شکر بجا لانے کے ساتھ ساتھ آقا اور بزرگان و احباب جماعت کی بھی تہہ دل سے ممنون ہے۔ جزاھم اللہ تعالیٰ خیراً۔ اس خوشی میں بطور شکرانہ مختلف مدات میں مبلغ پانچ سو روپیہ ادا کرتے ہوئے اپنے بچوں کی دینی و دنیاوی ترقیات کیلئے مزید دعاؤں کی درخواست کرتی ہوں۔ خاکسار عذرا شمیم آرہ (بہار)

ولادت مکرم قیصر محمود احمد صاحب آف ربوہ کو اللہ تعالیٰ نے بتاریخ ۱۲ر ۲ ابیٹے سے نوازا ہے۔ جس کا نام "وقار احمد قریشی" تجویز کیا گیا۔ نومولود مکرم قریشی سعید احمد صاحب مرحوم کا نواسہ ہے۔ قارئین سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ نومولود کو صالح و خادم دین بنائے۔ آمین۔

خاکسار محمد اسمٰعیل طاہر متعلم مدرسہ احمدیہ قادیان

فریضۂ زکوٰۃ کی اہمیت

اللہ تعالیٰ نے قرآن شریف میں تقریباً ہر جگہ نماز کے حکم کے ساتھ زکوٰۃ کی ادائیگی کا حکم بھی فرمایا ہے۔ اور مومن کے لئے زکوٰۃ دینا بھی ایسا ہی لازمی قرار دیا ہے جیسا کہ نماز کا ادا کرنا۔ یعنی اگر کوئی شخص باوجود صاحبِ نصاب ہونے کے اس فرض کو خوشی ادا نہیں کرتا۔ یا ادائیگی میں کوتاہی کرتا ہے تو وہ ایسا ہی قابلِ مواخذہ ہے جیسا کہ تارک الصلوٰۃ۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے ہماری جماعت کے اکثر دوست قرآن پاک کے اس حکم پر عمل پیرا ہیں۔ لیکن نظارت ہذا کی معلومات کے مطابق بعض احباب ایسے بھی ہیں جن پر زکوٰۃ تو واجب ہوتی ہے لیکن مسائلِ زکوٰۃ سے عدم واقفیت کے باعث یا اپنی غفلت کی وجہ سے اُن کی طرف سے زکوٰۃ وصول نہیں ہو رہی ہے۔ لہٰذا عہدیداران جماعت سے درخواست ہے کہ وہ مقامی طور پر صاحبِ حیثیت افراد کا جائزہ لیں اور زکوٰۃ واجب ہونے کے باوجود ادائیگی نہ کرنے والے دوستوں سے وصولی کا انتظام کر کے ممنون فرمائیں۔ مسائل زکوٰۃ سے متعلق نظارت ہذا کی طرف سے ایک رسالہ چھپوا کر تمام جماعتوں کو بھجوایا جا چکا ہے اگر کسی جماعت یا کسی دوست کو ضرورت ہو تو کارڈ آنے پر مفت ارسال کر دیا جائے گا۔

ناظر بیت المال آمد قادیان

سیکرٹریانِ مال توجہ فرمائیں

صدر انجمن احمدیہ قادیان کا موجودہ مالی سال ختم ہونے میں اب صرف ایک ماہ کا مختصر سا عرصہ باقی رہ گیا ہے۔ دفتر کی طرف سے جملہ سیکرٹریانِ مال کی خدمت میں اُن کی جماعت کے لازمی چندہ جات کی نوماہی بجٹ ریشو ارسال کی جا چکی ہے جس کا سرسری جائزہ لینے سے ہی معلوم ہو سکتا ہے کہ گزشتہ عرصہ میں اُن کی ... اعی کہاں تک نتیجہ خیز ہوئی ہیں۔ اور ابھی اُنہیں اپنی جماعت کے بجٹ لازمی چندہ جات سال رواں کو پورا کرنے کے لئے مزید کتنی کوشش اور جدوجہد درکار ہے۔ اُمید ہے کہ جملہ سیکرٹریان مال جماعت ہائے احمدیہ بھارت اس جانب خصوصی توجہ فرمائیں گے۔ جن سیکرٹریان مال کے پاس وصول شدہ چندہ کی رقم قابل ترسیل ہے اُن کی خدمت میں گذارش ہے کہ وہ بلا توقف وصول شدہ رقم ساتھ کے ساتھ مرکز میں بھجواتے رہیں۔ تا موجودہ مالی سال ختم ہونے سے پہلے وصول شدہ چندہ جات کی جملہ رقوم متعلقہ جماعتوں کے حساب میں شمار ہو سکیں۔

(ناظر بیت المال آمد قادیان)

درخواستِ دعا۔ مکرم شمس الدین صاحب سیکرٹری مال جماعت احمدیہ حیدرآباد اپنے بیٹے عزیز محمد نجم الدین احمد کی میٹرک کے امتحان میں نمایاں کامیابی کے لیے بزرگان و احباب جماعت کی خدمت میں دعا کی عاجزانہ درخواست کرتے ہیں۔

ناظر بیت المال آمد قادیان

قُرَّةُ الْعَيْنِ فِي الصَّلٰوةِ

ترجمہ: "میری آنکھوں کی ٹھنڈک نماز میں ہے۔"
(ارشاد نبوی)

AUTOWINGS,
آٹوونگس
15, SANTHOME HIGH ROAD
MADRAS-600004
PHONE 76360
74-350

اَفْضَلُ الذِّكْرِ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ
(حدیث نبوی صلی اللہ علیہ وسلم)

منجانب:۔ ماڈرن شو کمپنی ۳۱/۵/۶ لوئر چت پور روڈ۔ کلکتہ ۷۰۰۰۷۳

MODERN SHOE CO.
31/5/6 LOWER CHITPUR ROAD
PHONE :- 275475
RESI :- 273903
CALCUTT-700073

اَلْخَيْرُ كُلُّهٗ فِي الْقُرْاٰنِ
ہر قسم کی خیر و برکت قرآن مجید میں ہے۔
(الہام حضرت مسیح موعود علیہ السلام)

THE JANTA
PHONE - 279203
CARDBOARD BOX MFG CO.
MANUFACTURERS OF ALL KINDS OF CORRUGATED BOXES & DISTINCTIVE CARDBOARD-PRINTERS
15- PRINCEP STREET CALCUTTA - 700072.

ہر طرف آواز دینا ہے ہمارا کام آج + جس کی فطرت نیک ہے آئے گا وہ انجام کار

رائچوری الیکٹریکلس (الیکٹرک کنٹریکٹر)
RAICHURI ELECTRICALS
(ELECTRIC CONTRACTOR)
TARUN BHARAT CO-OP. HOUSE SOCT.
PLOT NO. 6. GROUND FLOOR OLD CHAKALA
OPP. CIGARETTE HOUSE ANDHERI (EAST)
BOMBAY- 400099
PHONE OFFICE :- 6348179
RESI :- 629389

خدا کے فضل اور رحم کے ساتھ
ھُوَ النّاصِر

کراچی میں معیاری سونا کے زیورات بنوانے اور خریدنے کے لئے تشریف لاویں۔

الرؤف جیولرز

۱۶۔ خورشید کلاتھ مارکیٹ حیدری شمالی ناظم آباد۔ کراچی۔ (فون نمبر ۶۰۰۷۰۶)

یَنْصُرُکَ رِجَالٌ نُّوْحِیْٓ اِلَیْھِمْ مِّنَ السَّمَآءِ

{ تیری مدد وہ لوگ کریں گے جنہیں ہم آسمان سے وحی کرینگے }

(الہام حضرت مسیح موعود علیہ السلام)

پیشکردہ { کرشن احمد، گوتم احمد اینڈ برادرس سٹاکسٹ جیون ڈرگیسٹس۔ مدینہ میدان روڈ۔ بھدرک۔ ۷۵۶۱۰۰ (اڑیسہ)

پروپرائیٹر:۔ شیخ محمد یونس احمدی۔ فون نمبر:۔ 294

"میری سرشت میں ناکامی کا خمیر نہیں!"

(ارشاد حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ)

NO-75, FARAH COMMERCIAL COMPLEX
J.C. ROAD BANGALORE - 560002
PHONE:- 228666

طالب دعا:۔ اقبال احمد جاوید مع برادران جے این روڈ لائینز اینڈ جے۔ این انٹرپرائسز

"فتح اور کامیابی ہمارا مقدر ہے!" (ارشاد حضرت ناصر الدین رحمہ اللہ تعالیٰ)

احمد الیکٹرانکس
کورٹ روڈ۔ اسلام آباد، کشمیر

گڈلک الیکٹرانکس
انڈسٹریز روڈ۔ اسلام آباد، کشمیر

ایمپائر ریڈیو۔ ٹی۔ وی اوشا پنکھوں اور سلائی مشین کی سیل اور سروس

ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ السلام

- بڑے ہو کر چھوٹوں پر رحم کرو نہ ان کی تحقیر۔
- عالم ہو کر نادانوں کو نصیحت کرو، نہ خود نمائی سے ان کی تذلیل۔
- امیر ہو کر غریبوں کی خدمت کرو، نہ خود پسندی سے ان پر تکبر۔

(کشتی نوح)

M. MOOSA RAZA SAHEB & SONS
6. ALBERT VICTOR ROAD FORT
GRAM:- MOOSARAZA
PHONE:- 605558 } BANGALORE - 560002

"پندرھویں صدی ہجری غلبہ اسلام کی صدی ہے۔"

(حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ تعالیٰ)

پیشکش:۔

SAIRA Traders

WHOLE SALE DEALER IN HAWAI & PVC CHAPPALS
SHOE MARKET NAYAPUL HYDERABAD - 500002
PHONE NO - 522860

قرآن شریف پر عمل ہی ترقی اور ہدایت کا موجب ہے (ملفوظات جلد ہشتم ص۱۳)

ALIED "ٹیلیگرام"

الائیڈ پروڈکٹس

سپلائرز:۔ کرسٹڈ بون۔ بون میل۔ بون سینیوس اور ہارن ہوفس وغیرہ

(پتہ)

نمبر ۲/۴/۲۴ عقب کاچی گوڑہ ریلوے سٹیشن حیدرآباد ۲۷ (آندھرا پردیش)

"نماز ساری ترقیوں کی جڑ اور زینہ ہے!"

(ارشاد حضرت مسیح موعود علیہ السلام)

NIR ®

CALCUTTA-15

آرام دہ مضبوط اور دیدہ زیب اور ربر شیٹ، ہوائی چپل نیز ربر پلاسٹک اور کینوس کے جوتے!